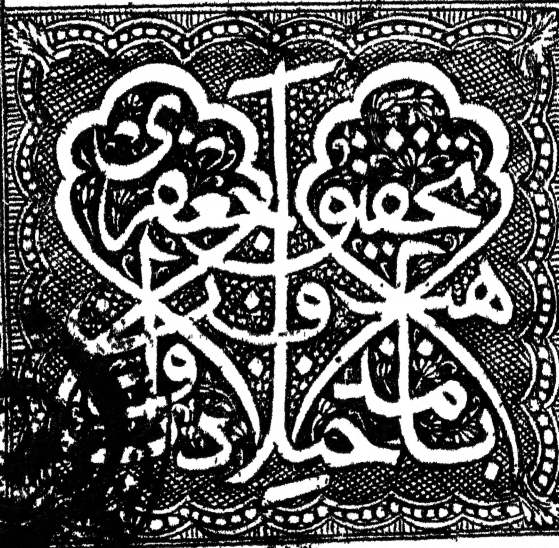
هو العلم امام العمل والعقل يحكم الامر والفضل

اس رسالۂ مختصر میں فرق ادیان اہل کتاب و اختلاف عقائد اہل سنت و شیعہ واضح ہوتا ہے



مصنفہ فرید دہر و وحید عصر جناب سید غلام حیدر خان صاحب بہادر ابن المرحوم سید محمد خان صاحب بہادر

نامی مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وجہ تحریر اور سبب تسطیر ان اوراق کا یہ ہے کہ میری بی بی نے واسطے فائدہ بچون کے مجھسے خواہش کی کہ جو فرق ادیان اہل کتاب اور فرقۂ مخالف اور اہل حق مین ہے اسکو مختصر اور آسان کر کے دلچسپ عبارت مین لکھ دون اس فرمایش سراپا سود اور بہبود سے مین کمال خوشنود اور آنکی تحقیق مبارک بنیاد اور فکر تعلیم اعتقاد سے از بس مسرور و شاد ہوا اور کتب عہد قدیم اور جدید مروجہ اور بعض رسالون پر جو علماء باہم دین عیسائی اور اہل اسلام کے لکھے گئے تھے اور کتب عام اہل سنت پر مین نے رجوع کیا اور آسان عبارت مین لکھنا شروع

تھا اگر ہان دلچسپ کرنے مین حیران ہوا آخر کو سوچا کہ جن مطالب کو لکھنا
ضروری ہے اگر وہ بطور گفتگو لکھے جاوین تو ضرور ایسے ہونگے کہ پڑھنے والون کا
جی نہ گھبرائے اس خیال نے مجھے برانگیختہ کیا کہ بطور قصہ اور سوال وجواب
لکھنا بہتر ہوگا تاکہ آسانی سے جو فرق ادیان اور مذاہب مین ہے ذہن مین
آجائے اور ہر ایک کی حجت اور دلیل بھی ساتھ ہی ساتھ معلوم ہون چنانچہ جب
قصہ کے پیرایہ مین لکھنا مدنظر ہوا تو ایک شخص حامد کو فرض کیا اور اسکو سایل قرار
دیا اور جہان دین یہود اور نصارا کا مذکور کرنا تھا وہان کسی کو پادری فرض کرکے
مجیب گردانا اور اہل سنت اور شیعہ کے مذاہب کے فرق ظاہر کرنے کی جب حاجت پڑی
تو اہل سنت کی کتابون کے نام لکھنے کی جگہ اشخاص فرض کرلیے اور انکو حامد کا
جوابدہ ٹھہرایا چنانچہ اسی ترکیب سے لکھکر قصہ ختم کیا اور اپنی بی بی کے نام سے
رسالہ کو موسوم کرکے تحقیق جعفری نام رکھا حق تعالے اسکا ثواب ہمائد حال
نجستہ مآل آنکے کرے بحق محمد وآلہ الامجاد اب ناظرین سے التماس ہے کہ وہ مغالطہ
مین نہ پڑین اور ملحوظ رکھین کہ جو نام اس رسالہ مین لکھے گئے ہین وہ کسی
کے اصلی نام ہین نہ انسے مراد کوئی شخص ہے بلکہ درحقیقت بجاے کتابون کے نام کے وہ نام لیے گئے
ہین مگر ساتھ ہی اسکے جو مضامین ہین وہ صداقت آگین ہین اور ملل مختلف کی کتابون کی ہین۔

۱۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۳ ہجری — المذنب

مقام سلطانپور اودھ — سید غلام حیدر نقوی الجائسی ابن المرحوم سید محمد خان بہادر



حامد اور مصلیٰ۔ حامد محمود کا بیٹا صاحب شعور اور تیز فہم تھا اسکو محمود نے ابجد سکھلا کے جملہ پڑھنے کی ترکیب سکھلائی اور جب وہ اچھی طرح عبارت پڑھنے لگا تو اسکو دنیا مین رہنے اور روزی پیدا کرنے کے لیے جن امور کی حاجت تھی اُنکی تعلیم کی اس زمانہ تعلیم مین یہ تو حامد جانتا تھا کہ مسلمان ہے اور اس برحق خدا کا جو ہر جگہہ اور ہر آن مین موجود ہے بندہ ہی اور سچّی ہادی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا جو باعث نجات ہے پابند ہے مگر اور اسکو کچھہ معلوم نہ تھا جب اسکو پڑھنا لکھنا آگیا اور روزی پیدا کرنے کا سلیقہ بھی ہو گیا اور اپنی پرورش کے

سوا اپنے والدین کی مدد کی بھی قدرت ہوئی تو اُسکے دل مین ایک جوش ہوا
کہ جس سادگی سے اُسکا باپ خدا کی بندگی کرتا اور اپنے کو مسلمان ظاہر کرتا ہے
وہ کافی نہین ہے اسواسطے کہ ہرگاہ حق تعالے نے عقل اور ادراک کام مین
لانے کو دیا ہے تو اُسکی ذریعہ سے پوری تحقیق دین اور ملت کی واجب ہے ابھی
حامد ہنوز اسی فکر مین تھا کہ وہ سفر کرنے پر مجبور ہوا اور جہاز پر سوار ہو کر چین کی
طرف روانہ ہوا اور جب اُسنے سمندر کی موجون سے جہاز کا تہ و بالا ہونا کبھی فلک الافلاک
کی طرف اونچا ہونا کبھی تحت السریٰ کی جانب گرنا اور جوار بھاٹے کا آثار چڑھاؤ اور
اُس بحر ناپیدا کنار مین جہان سوائے پانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا بلا راہ اور سڑک
جہاز کا چلنا اور راہ پر رہنا کبھی جہاز کے تباہ ہونے کا ڈر کبھی ڈوبنے کے خطرے
بچنا دیکھا تو خدا کی خدائی اور عظمت پر یقین کر کے سچی شریعت کے دریافت کرنے کی
تحریص اُسکے دل مین دریا کی موجون کی طرح لہرانے لگی اتفاق سے اُس جہاز پر
ایک پادری بھی تھے جو جزیرہ جاپان کے باشندون کی تعلیم کے لیے جاتے تھے
پادری صاحب نے حامد کو عاقبت اندیش خدا پرست پاکر نہایت خوشی سے
تعلیم کرنی شروع کی اور اُس سفر مین کتاب عہد قدیم اور جدید کے سارے
صحایف کا ترجمہ اُسکو دیا اور جسقدر حامد نے پڑھا اُسکا مطلب جہان جہان
وہ نہ سمجھا پادری صاحب نے ذہن نشین کر دیا غرضکہ اُن کتابون سے اُسکو
بہت فائدہ ہوا اور معلوم ہو گیا کہ حق تعالے نے اپنے بندون کی تعلیم اور

تربیت مین کہانتک اہتمام کیا ہے مگر تو بھی وہ اپنے مذہب اسلام سے ناواقف
ہی رہا آخر ایک دن جرأت کرکے پادری صاحب سے پوچھا کہ یہودیون اور عیسائیون کے
مذہب مین کیا فرق ہے پادری صاحب نے جو نہایت ہی باخدا آدمی تھے خوش
ہوکر جو فرق تھا اُسکو سمجھایا اور اچھی طرح ذہن نشین کیا خلاصہ اُسکا یہ تھا۔
حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو جو اوّل خلقت تھی بنایا اور بہشت عدن مین رکھا اور
چاہا کہ وہ خوشی اور چین سے بہشت مین رہکر حق تعالیٰ کی بندگی فرشتون کی طرح
کرین مگر جو آدم کو خدا نے خوش پایا تو حوّا کو پیدا کیا تاکہ ایک دوسرے سے باتین بھی
کرین اور ساتھ رہین اور دونون عبادت کرین مگر جیسا مقدس کتابون مین پڑھا ہے
شیطان کو آدم سے مخالفت ہوئی اور اُسنے ایسے وسوسے آدم اور حوّا کے
دل مین پیدا کی کہ وہ خدا کے احکام کی پابندی کی زنجیر اپنے پاؤن سے نکالین تو بھی
آدم اپنی مضبوطی سے اُسکے پھندے مین نہ پڑے مگر حوّا عورت ہونے کی وجہ سے
جو عقل مین کامل نہ تھین بھک گئین اور اُنھون نے حضرت آدم کو بھی پٹی پڑھائی
اور آخر کو آدم نے اپنے رفیق حوّا کی بیجا خاطر کی اور قہر الٰہی مین گرفتار ہوکر اس قابل
نہ رہے کہ بہشت مین رہ سکین اِدھر تو آدم اور حوّا متفرق ہوگئے اُدھر حق تعالیٰ
کو پھر بہت ترس آیا کہ آیندہ آدم اور حوّا اور اُنکی اولاد ہمیشہ کے لیے گنہگار ہوگئے اور
کمال عدل اور انصاف سے حق تعالیٰ کی مشیت مین گذرا کہ آدم اور اولاد آدم تاوقتیکہ
کوئی بڑا کفارہ اپنے گناہ کا نہ کرین بہشت مین انصاف اور عدالت کی رو سے نہین

رہ سکتے اور چونکہ گناہگار ہوگئے تھے اور قابلیت کفارہ کی اُنمین نہ تھی اسلیے
کمال رحم وکرم سے حق تعالیٰ نے یہ کفارہ مقرر کیا کہ حق تعالیٰ کی روح مقدس نوع
آدم کے لیے کفارہ ہو اور جب یہ اُسکی مشیت مین ٹھہر چکا تو آدم اور حوا کو دنیا مین
ملا دیا اور اُنکی اولاد بڑھی۔

اُنکی اولاد کو خدا شناسی کی تعلیم ہوتی رہی تاکہ جسطرح آدم اور حوا بہشت مین
خدا کی عبادت کرتے تھے زمین پر اُنکی اولاد خدا کی تسبیح اور تحمید کرین اور اس غرض سے
نبی مقرر فرمائے تاکہ وہ اُنکو دو قسم کی تعلیم کرین ایک دنیا مین رہنے کی اور دوسرے
اُن امور کے جو مرنے کے بعد اُنکے کام آئے اور انبیا اور مرسلین اور نوع آدم نے
اُسکو سمجھ لیا کہ حق تعالیٰ نے اپنے کمال مرحمت سے جو آدم اور حوا کا قصور دنیا مین
معاف کیا ہے وہ اُسی صورت مین مضبوط اور پکا ہوگا کہ اُس فدیہ پر جو اُنکے گناہونکا
کفارہ ہوگا اُسی طرح اعتبار اور اعتقاد رکھین جیسا خدا پر یہ تعلیم برابر چلی آئی یہانتک
کہ حضرت موسیٰ پیغمبر ہوسے اور بنی اسرائیل نے عمدہ طور سے ہدایت پائی مگر بعد حضرت
موسیٰ کے بنی اسرائیل نے اُس فدیہ وکفارہ کا جو باعث نجات بنی آدم کا ہونے والا
انتظار کرنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت مسیح پیدا ہوسے تمنے کتابون مقدس مین یہ تو
پڑھ ہی لیا ہے کہ حضرت مسیح دنیا مین کیونکر آئے اور یاد ہوگا کہ کنواری مریم بلا مرد کے
ملنے کے صرف خدا کی روح سے حاملہ ہوئین اور بے باپ کی صرف ماں سے حضرت
مسیح پیدا ہوسے اور دنیا مین حق تعالیٰ کی مرضی کو پھیلایا اور نیکی کی تعلیم کی اور موافق

حکم الٰہی نبی اسرائیل مین منادی کی کہ وہ فدیہ موعود مین ہون مگر یہودیون نے جو
حضرت مسیح کو بادشاہ ظاہری کا نہ پایا نہ حضرت مسیح نے بادشاہت ظاہری منظور کی
تو انکو فدیہ موعود نہ مانا اور دشمن ہوگئے مگر خدا کا کہا پورا ہوا حضرت مسیح نے آدم
اور نبی آدم کے گناہون کے بدلے اپنے کو صلیب پر چڑھایا اور مُردہ ہونے کے
تیسرے دن پھر زندہ ہوکر آسمان پر چلے گئے عیسائیون نے صحیح طور پر حضرت
مسیح کو وہ فدیہ جسکی خدا نے خبر دی تھی اور جسکی نسبت وعدہ کیا تھا کہ جو عہد حضرت
مسیح سے باندھا گیا ہے وہ قیامت تک رہیگا اور اعتقاد کیا ہے یہی فرق درمیان
یہودیون اور عیسائیون کے ہے پھر عرصہ دراز تک کوئی ترمیم اسمین نہین ہوئی
مگر تمھارے پیغمبر نے جو حقیقت مین پیغمبر ہو نہین سکتے دعویٰ پیغمبری کا کیا اور کتاب
مقدس سے انتخاب اور کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر ایک کتاب بنائی اور دونون
یہودی اور عیسائیون کو گمراہ ظاہر کرکے ایک ایسا دین قائم کیا کہ جس سے اصلاح
اُنھون نے دونون ملتون کی اپنے ذہن مین سوچی تھی۔

حامد بجا ارشاد ہوا اگر ہمارے پیغمبر نے جہانتک مجھے واقفیت ہے یہ ہدایت
کی ہے کہ خدا واحد ہے اور کسی طرح اُسکی ذات اور صفات مین کوئی شریک
نہین ہے اور مین آپ کی زبانی یہ سنتا ہون کہ خدا اور مسیح اور روح القدس
تینون ملکر خدا اور پھر خدا واحد ہے حالانکہ کتاب مقدس مین یہ نہین پاتا سخت
حیران ہون۔

پادری صاحب   چونکہ خدا کی ذات کے مثال دنیا مین نہین ہوسکتی اورانسان
بے عقلی سے خدا کو اپنی طرح خیال کرکے دنیا کی مثالون کے پھندے مین پھنس
جاتے ہین اسلیئے گھبراتے ہین سو یہ صرف فضول حیرانی ہے بات یہ ہے کہ خدا
واحد ہے اور کسی طرح اُسکی ذات اور صفات مین کوئی شک نہین مگر حضرت عیسیٰ
جو خدا کی روح ہین تو وہ خدا سے کیونکر جدا ہین۔

حامد   جناب من خدا کی روح تو آدم مین بھی تھے اور آدم تو بے مان اور
باپ کے پیدا ہوے تھے۔

پادری   سچ ہے مگر آدم کی روح مین اور اُس روح مین جو کنواری مریم مین
بھری گئی بڑا فرق ہے۔

حامد   مین تو کوئی فرق دونون روحون مین نہین پاتا خیر آپ کے نزدیک کوئی
فرق ہوگا مگر یہ تو فرمائیے کہ اسکا ثبوت کیا ہے کہ حضرت مسیح بے باپ کے صرف
حضرت مریم سے پیدا ہوے تھے۔

پادری   کتاب مقدس مین لکھا ہے اور حضرت مریم نے خود گواہی دی ہے۔

حامد   اسکا ثبوت کتاب مقدس مین کہان ہے کہ مریم معصوم تھین اور جب
اُنکا گنہگار ہونا ممکن ہے تو جو مریم نے اظہار کیا وہ سچ ہی کیونکر قبول کیا جاے۔

پادری   کتاب مقدس مین لکھا ہے۔

حامد   لیکن جب تک ہم حضرت مسیح پر اعتقاد یگانہ کرین کہ وہ کسی اور طور کی خدا کی

روح سے جیسے آپ سمجھے ہوے ہین پیدا ہوے تب تک ہم انجیل مقدس کو کیونکر سچ باور کرلین

پادری ہمارے کہنے سے۔

حامد شاید آپ خود بھول مین ہون۔

پادری ہم آپ سے زیادہ جانتے ہین اور ایماندار ہین گمراہ ہونا شیطان کا کام ہے۔

حامد ہان ہان مگر شیطان نے آدم کو تو گمراہ کر چھوڑا اور یہ بھی تو مجھے حیرت ہے کہ خدا کیون آپ ہی حضرت عیسیٰ بنتا اور صلیب پر چڑھتا پھانسی پر لٹکتا کیا وہ آدم اور ابن آدم کا قصور عدالت اور انصاف سے بے اسکے کہ حضرت عیسیٰ کو فدیہ بناتا نہین بخش سکتا تھا۔

پادری کیونکر بخش دیتا گنہگار کو انصاف کی رو سے سزا ضرور ملنی چاہیے۔

حامد ہان اگر مجھے کوئی زخمی کرے اور مین آپ کے روبرو جو مجھپر اور زخمی کرنے والے پر اختیار رکھتے ہین فریاد کرون تو آپ ضرور اُس ظالم کو سزا دینگے لیکن اگر مین خود معاف کردون تو آپکا سزا دینا کیونکر واجبی ہوگا یون ہی ادم نے گناہ کیا تھا تو اپنے مالک کا اور مالک اُس گناہ کو معاف کرے تو کیا بے انصافی ہے

پادری گو ہو سکتا ہے مگر انصاف کے خلاف اور حق تعالےٰ کے قہاری کے خلاف اور اُسکی تعلیم کے مخالف ہوتا ہے۔

حامد معلوم ہوتا ہے کہ آپکا یہ اعتقاد ہے کہ حق تعالیٰ حضرت آدم اور اولاد آدم کو

اسقدر تو مہربان تھا کہ انکو پھر آسمانی سلطنت مین شامل کرے مگر انصاف رحم اور لطف پر غالب تھا اسلیے بدون اسکے کہ آدم کے گناہ کا خود اسکی روح اور کلمہ یا یون کہے وہ خود آپ ہی بطن بنت آدم سے نکلکر بیگناہ اور معصوم قرار پاکر اور دنیا مین معروف و مشتہر ہوکر علانیہ ذلت و خواری سے آدم کے گناہ کا کفارہ بنے وہ خداوند ابدی جو حضرت مسیح کا باپ اور آپ کا تین مین سے ایک خود ہی رحم اور لطف کرنے مین آدم اور بنی آدم پر قاصر تھا۔

پادری بلاشک خداوند ابدی و سرمدی کے انصاف اور عدالت کا یہی تقاضا ہے اور ممکن نہین کہ خداوند جبار و قہار شان عدالت کو ضایع ہونے دے اور ایسا رحم و کرم کام مین لائے جو عدالت کو برباد کرے۔

حامد تو جناب مسیح علیہ السلام جنکو آپ اکلوتا فرزند سعادتمند تین مین کے ایک اپنے خدا رعادل کا کہتے ہین ضرور قدم بہ قدم اپنے باپ کے ہونگے اور ویسے ہی عدل اور انصاف کے قائم رکھنے والے ہونگے جیسا انکا باپ اور وہ بھی لطف و مہربانی سے یا کسی حیلہ سے کسی کا گناہ معاف کرنا بالکل عدالت کے خلاف جانتے ہونگے۔

پادری البتہ و بلاشک ایسا ہی ہے خداوند مسیح ہمیشہ عدالت کے تابع ہین۔

حامد اگر جناب اپنے قول سے نہ پھرین تو لیجیے آپ کی مانی اور دی ہوئی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح نے گناہ بلا کسی کفارہ کے معاف کردیا اور ایک زانیہ کو جسکا گناہ بلا گواہ کے بھی بوجہ خدا ہونے کے جانتے تھے بدون سزا دینے کے چھوڑدیا

یوحنا کی انجیل باب ۸ پر یسوع کوہ زیتون کو گیا ۲- اور صبح سویرے ہیکل مین
داخل ہوا اور سب لوگ اُسکے پاس آئے اور اُسنے بیٹھکر اُنکو تعلیم دی ۳- تب
فقیہ اور فریسی ایک عورت کو جو زنا مین پکڑی گئی تھی اُس پاس لائے اور اُسے بیچ
مین کھڑا کر کے اُس سے کہا کہ ۴ اے اُستاد یہ عورت زنا مین عین فعل کے وقت
پکڑی گئی ۵- موسی نے توریت مین ہمکو حکم دیا ہے کہ ایسون کو سنگسار کرین
پر تو کیا کہتا ہے ۶ اُنھون نے آزمایش کے لیے یہ کہا تا کہ اُسپر نالش کی وجہ پاوین
پر یسوع جھک کے اُنگلی سے زمین پر لکھنے لگا ۷- اور وے جب اُس سے سوال
کرتے گئے تو اُسنے سیدھے ہو کر اُنھین کہا جو کہ تم مین بیگناہ ہے پہلے وہ ہی اُسے
پتھر مارے ۸- اور پھر جھک کر زمین پر لکھا ۹- اور وے یہ سُنکر دل ہی دل
مین آپ کو گناہگار سمجھ کے بڑون سے لیکر چھوٹون تک ایک ایک کر کے چلے گئے
اور یسوع اکیلا رہگیا اور عورت بیچ مین کھڑی رہی تب یسوع نے سیدھے ہو کر عورت کے
سوا کسی کو نہ دیکھا اور اُس سے کہا اے عورت وے تیرے نالش کرنے والے کہان ہین
کیا کسی نے تجھپر حکم نہ کیا ۱۱- وہ بولی اے خداوند کسی نے نہین یسوع نے اُس سے
کہا مین بھی تجھپر حکم نہین کرتا جا اور پھر اور گناہ نکر۔

پادری جو حضرت مسیح نے فرمایا اور کیا وہ عین انصاف تھا اور عدالت کے
خلاف نہ تھا اسواسطے کہ زانیہ کی سزا موسی کی شریعت کے موافق مقرر ہے جیسا
فقیہ اور فریسیون نے کہا تھا مگر حضرت مسیح کی شریعت مین ایسی بے رحمی کی سزا نہین ہے

حامد حضرت یہ کیونکر آپ فرماتے ہین جبکہ حضرت مسیح نے خود سزا دینے کا حکم فرمایا اور کہا جو تم مین بے گناہ ہے وہ پہلے پتھر مارے۔

پادری۔ حضرت مسیح جانتے تھے کہ بوجہ گنہگار ہونے کے اُنمین سے کوئی پتھر مارنے کی قابلیت نہ رکھتا تھا۔

حامد آپ خلاف بحث فرماتے ہین مین تو یہ کہتا ہون کہ جب حضرت مسیح نے پتھر مارنے کا حکم دیا تو انکی شریعت رحم آمیز مین پتھر مارنے کی سزا داخل ہوگئی اور آپ خارج نہین کرسکتے سوا اسکے متی کی انجیل کے پانچوین باب کی ۲۷-آیت حاضر ہے ملاحظہ کیجیے حضرت مسیح نے فرمایا کہ تم سن چکے ہو کہ اگلون سے کہا گیا کہ تم زنا نہ کرو پر مین تمھین کہتا ہون کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل مین اُس سے زنا کرچکا اور اُسی باب کی سترھوین آیت ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت مسیح نے فرمایا یہ خیال مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا مین منسوخ کرنے کو نہین بلکہ مین پوری کرنے کو آیا ہون سوا اسکے اٹھارھوین اور اُنیسوین آیت بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اٹھارھوین۔ کیونکہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین نہ ٹلجائین ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا جب تک سب کچھ پورا نہو اُنیسوین پس جو کوئی ان حکمون مین سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیون کو سکھاوے آسمان کی بادشاہت مین سب سے چھوٹا کہلائیگا پر جو کہ عمل کرے اور سکھلاوے وہ ہی آسمان کی بادشاہت مین بڑا کہلاویگا جناب والا جبکہ حضرت

مسیح نے پتھر مارنے کا حکم بھی دیا تو شریعت مسیح مین سنگسار تو جائز ہو چکا اور آپ کا
انکار صحیح نہین ہو سکتا سوا اسکے خلاف حضرت مسیح کے قول کے آپ توریت کے
حکم سزا کو منسوخ کرکے معاذ اللہ حضرت مسیح کو مغضوبین آیت مین شامل اور اپنے کو
آسمان کی بادشاہت مین حقیر کرتے ہین اور مین یہ بھی اسی جگہہ کہونگا کہ اگر اُس زانیہ پر
پتھر مارنے کی قابلیت کسی مین بوجہ گناہ کے نہ تھی اور اُن نالش کرنے والون کو حضرت
مسیح کا مقصد تھا کہ ذلیل کرین تو حضرت مسیح نے جو بے گناہ اور حضرت آدم کے کفارہ
بننے کی قابلیت رکھتے تھے کیون خود اُس زانیہ کو جو پتھر کھانے کی سزا وار تھی پتھر نہ
مارا اور جب جان بوجھ کے موافق توریت کے جو سزا دینا لازم تھی حضرت مسیح نے سزا
نہ دی تو داخل آیت ۱۹ خود ہوے اور یہ ظاہر ہوا کہ حضرت مسیح سمجھے تھے کہ پتھر
مارنے کی لیاقت اُسی کو ہے جو بیگناہ ہو اور وہان کوئی بیگناہ نہ ٹھہرا اسلیے وہ زانیہ
سزا سے بچ گئی تو توریت مین کہین یہ شرط نہین ہے کہ بے گناہ زانیہ پر پتھر چلائے
اسواسطے کہ جب سارے بنی آدم بوجہ گناہ آدم گنہگار آپ کے عقیدے مین ٹھہرے
تو یہ شرط کہ بے گناہ پتھر چلائے کیونکر توریت مین ہوتی یہ آپ کہہ ہی نہین سکتے کہ حضرت
مسیح کا مقصود یہ تھا کہ نالش کرنے والون مین جسنے زنا نہ کیا ہو وہ پتھر چلائے اسواسطے
کہ حضرت مسیح نے صاف لفظون مین کہا کہ تم مین جو بے گناہ ہے وہ پتھر چلائے پس
زنا کرنے کے گناہ کی تاویل آپ نہین کر سکتے بلکہ سائر گناہ سے مبرا ہونا ضروری
کہہ سکتے ہین۔ اور چونکہ کل گناہون سے پاک بجز حضرت مسیح آپ کسی کو مانتے ہی نہین

تو حضرت مسیح کے پیدا ہونے کے پہلے توریت مین ایسا حکم کیسے ہوتا اور اسکے سوا اُ
بھی مین کہونگا کہ جب بے گناہ کا پہلا ہی پتھر چلانا تھا نہ کل پتھر تو حضرت مسیح نے خود پہلا
پتھر کیون نہ چلایا بس نتیجہ یہ ہوگا کہ حضرت مسیح نے خلاف توریت کے عمل کیا اور ردد
خود بھی گنہگار (معاذ اللہ) تھے اور اگر ان سب باتون سے اُسی طرح جیسا مین اُنکی
ذات مقدس کو بہتر سمجھتا ہون آپ بھی بری سمجھین تو اُنھون نے صرف رحم اور کرم سے
خدا کے گناہ سے درگزر کی اسواسطے کہ اُس زانیہ پر اُسکا شوہر مدعی نہ تھا اور جبکہ
اُس عورت کا شوہر دار ہونا ثابت نہین ہے تو وہ صرف خدا کی عدول حکمی تھی اور
اُسکا مواخذہ صرف خدا سے متعلق تھا اور رحم اور کرم سے درگزر جائز تھی۔
اسواسطے حضرت مسیح نے زانیہ کو جانے دیا اور فرمایا کہ پھر گناہ نہ کر۔ اگر یہ کہیے
کہ حضرت مسیح حاکم تھے اسلیے خود سزا نہ دے سکتے تھے تو اسکو توریت یا انجیل ہی سے
ثابت کر دیجیے۔

پادری ہان ہان حضرت مسیح نے زانیہ کو دنیا مین رہنے کا حکم دیا ہم تو ذکر
آسمانی سلطنت کا کرتے ہین کہ وہان گنہگار شامل نہین ہو سکتا یون تو آدم بھی
گنہگار ہو کر دنیا مین رہا۔

حامد جناب من گفتگو تو اسمین ہے کہ عدالت کے خلاف رحم کو حضرت مسیح نے
جائز رکھا تو جب بیٹا دنیا مین گناہ معاف کر کے رکھ سکتا ہے تو اُسکا
باپ عقبی مین گناہ کو کیون معاف نہین کر سکتا سوا اسکے اب تو

آپ کی کتاب سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح خود قابلیت کفارہ ہونے کی رکھتے تھے اسواسطے کہ زنانیہ پر بوجہ ہونے گنہگار ٹھہر نہ چلا سکے ۔

پادری آپ اپنے خیال کے موافق کتاب مقدس کے معنی نہین سمجھتے بالضرور تاوقتیکہ روح القدس آپکے دل مین تاریکی نور الٰہی سے نہ بدلے آپ اسرار الٰہی نہ سمجھینگے ۔

حامد بندہ نواز قصور معاف اپنا الزام آپ مجھپر عائد کرتے ہین یہی صاحب غور تو فرمائیے یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ خدا جو رحم کی تعلیم کرتا ہے اور جسکو ہم ارحم الراحمین کہتے ہین جسکی ہم علانیہ عدول حکمی کرتے ہین پھر بھی ہمکو اس دریا مین موجون اور طوفان سے بچاتا اور منزل مقصود پر پہونچاتا ہے وہی خدا اپنے قہر کا ایسا مغلوب ہو سکتا ہے کہ رحم کی صفت جاتی رہے اور اپنے قصور کا معاف کرنا انصاف کے خلاف کیونکر ہے ۔

پادری خدا نے آدم کو جب بہشت سے نکال دیا تو پھر مین کیونکر بہشت مین لے اُسکو کہ وہ گناہ سے پاک ہو لا سکتا ۔

حامد جناب پادری صاحب آپ نے ابھی ابھی ارشاد فرمایا کہ خدا کی ذات کی مثال دنیا مین نہین ہو سکتی پس اگر یہ آپ کا ارشاد صحیح ہے تو آپ کا اس قول پر صداقت اور ایمان سے عمل ہے تو پھر حق تعالیٰ کے انصاف کی مثال دنیا سے آپ کیون لیتے ہین اور آدم کو گناہگار اور لائق سزا فرماتے ہین ۔

پادری — نہین ہم دنیا سے اُسکے انصاف کی مثال بھی نہین لیتے مگر چونکہ ہم
جانتے ہین کہ جو امور نازیبا اور قبیح ہین وہ ذات اقدس ہین جو قدوس اور مبارک
ہے ہرگز جمع نہین ہو سکتے پس جبکہ خدا تعالی نے آدم کو بہشت سے نکال دیا تو بدون
اسکے کہ وہ اپنے گناہ کی سزا پائے یا خدا کے حضور مین کوئی بیگناہ گناہ کا کفارہ کرے
بہشت مین آدم جگہ نہین پا سکتا اور آدم کا گنہگار اور حکم کا عدول کرنا تمنے کتاب
پیدایش کے تیسرے باب مین پڑھا ہے ایسی صورت مین ہم انصاف کی مثال
دنیا سے نہین لیتے۔

حامد — جناب من مین عرض کرتا ہون کہ کتاب پیدایش مین تو ایسا نہین لکھا ہے
کہ آدم گنہگار یا عدول حکم ہوا۔ دیکھیے پیدایش کے دوسرے باب کی ۱۷ آیت مین
صرف یہ لکھا ہے کہ خداوند واحد نے آدم علیہ السلام کو یہ حکم دیا تھا کہ "نیک و بد کے
پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن تو اُس سے کھائیگا تو ضرور مریگا" یہ
نہین فرمایا تھا کہ تو گنہگار ہوگا یا پھر بہشت مین نہ آنے پاویگا اور جب آدم
علیہ السلام نے اُس درخت سے کھایا تو خداوند واحد اور صمد نے حضرت آدم سے
صرف یہ فرمایا (باب ۳ آیت ۱۷) "تو نے اپنی جورو کی بات سنی اور اُس درخت سے
کھایا جسکی بابت مین نے تجھے حکم کیا کہ اُسے مت کھانا زمین تیرے سبب سے لعنتی
ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا" (آیت ۱۸) اور وہ تیرے
لیے کانٹے اور اونٹ کٹارے اُگاویگی اور تو کھیت کی نبات کھائیگا (۱۹) تو اپنے

منہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین مین پھر نہ جاے کہ تو اس سے نکالا گیا ہے کہ تو خاک ہے اور پھر خاک مین جائیگا اور حضرت حوا سے خداوند تعالیٰ نے یہ فرمایا (آیت ۱۶) مین تیرے حمل مین تیرے درد کو بہت بڑھاؤنگا اور درد سے تو لڑکے جنیگی اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا اور وہ تجھپر حکومت کریگا ان آیتون سے تو کسی طرح ثابت نہین ہو سکتا کہ آدم سے ایسا گناہ ہوا تھا کہ وہ پھر باغ عدن مین نہ آسکین نہ کہین سے یہ وعید کتاب مقدس مین پایا جاتا ہے نہ مین دیکھتا ہون کہ باغ عدن مین پھر حضرت آدم داخل ہونگے اور یہ بھی میری سمجھ مین نہین آتا کہ ہرگاہ باغ عدن تو زمین ہی پر تھا نہ آسمان پر اور جب ساری زمین لعنتی ہوئی تو باغ عدن لعنت سے حق تعالیٰ کے کیونکر محفوظ رہا اور لو فرضنا آدم علیہ السلام نے گناہ بھی کیا تھا تو حق تعالیٰ نے سزا دیدی کہ وہ اپنے مہینہ کے پسینے کی روٹی کھانے لگے پھر دوسری اور سزا کیسی اور زیادہ تر مجھے خدا کی اس ات تو کبھی سزا پر عجب معلوم ہوتا ہے جو حضرت حوا کو دی گئی کیا چوپائے کی مادہ اپنے نر کی طرف شوق نہین رکھتی اور بلا درد بچے جنتی ہے رہا یہ کہ حضرت مسیح حضرت آدم کے گناہ کے کفارہ ہوے اسکا پتہ کتاب مقدس مین جو حضور والا نے عنایت فرمائی اتنا ہی مجھے ملتا ہے کہ کتاب احبار کے سولھوین باب مین جو درباره کفاره گناہون کے ہے اور جہان حضرت ہارون کو کفارہ کا طریقہ تبلایا گیا وہان پندرھوین آیت مین صرف یہ لکھا ہے کہ ۱۵ پھر وہ اس حلوان کو

جو جماعت کی طرف سے خطا کی قربانی ہے ذبح کرے اور اُس لہو کو پردے کے
اندر لا کے جیسا اُسنے بچھڑے کے خون کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی اُس لہو کے
ساتھ کرے اور اُس کفارہ گاہ کے اوپر اور اُسکے سامنے چھڑکے ،، اور اُسی باب
کی ۱۹- آیت مین قانون ابدی مقرر ہوا اور ۳۴- آیت مین سالیانہ کفارہ مقرر
ہوا اور پولوس نے عبرانیون کو جو خط لکھا ہے اُسکے باب ۲- کی سترھوین آیت
و پانچوین باب کی دوسری آیت و نوین باب کی ساتوین و اٹھائیسوین آیت اور
اور چھٹے باب کی اُنیسوین آیت ساتوین باب کی بارھوین آیت و نوین باب کی
تیسری آیت مین نے دیکھی مگر پولوس کی کھینچ کھانچ سے وہ مطلب پیدا نہین ہے
کہ جو ابدی کفارہ مقرر ہوا تھا وہ حضرت مسیح کی شہادت سے مٹ جاوے یون
پولوس کا کہنا اور آپ کا مان لینا اور امر ہے کہ خیالی ایمان کے حیلہ سے صریحی حکم کو
آپ و آپ کی جماعت ٹال دیوے اور قربانی اور کفارہ مٹا دیوے علاوہ اسکے
یوحنا کے پہلے خط عام کے دوسرے باب کی دوسری آیت مین جو یہ لکھا ہے اور
وہ ہمارے گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ تمام دنیا کے
گناہون کا ہے اور خط مذکور کے چوتھے باب کی دسوین آیت مین جو یہ مرقوم ہے
محبت اُسمین نہین ہے کہ ہمنے خدا سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے
گناہون کا کفارہ ہووے ،، یہ بھی یوحنا کا قول ہے ہرگز حضرت مسیح نے نہین
فرمایا کہ مین آدم یا بنی آدم کے گناہون کا کفارہ ہوتا ہون اگر آپ یہ فرمائین کہ پولوس

اور یوحنا کا قول موافق فرمان روح القدس کے تھا اور وہ عین ارشاد حضرت
مسیح ہے تو آپ ہی اسکو مان سکتے ہین یا وہ مان لے جو حضرت آدم اور سایر نبی آدم پر
بے ثبوت اور شہادت گناہ کا الزام لگائے کسی انسان کا خدا کے حضور مین گڑگڑانا
کہ وہ گنہگار اور نافرمان ہے دلیل اُسکی گنہگاری کی نہین ہو سکتی تمام انسان اپنے
مالک اور آقا ظاہری کے روبرو گڑگڑاتے ہین کہ ہم ہر دم خطا کار ہین حالانکہ وہ خطاکار
واقعی نہین ہوتے پس روبرو خداوند تحقیقی عجز وا عتراف دلیل گنہگاری کی نہین ہے

پادری ہمکو افسوس ہے کہ آپ کا فہم ناقص ہے اور آپ کو تا وقتیکہ روح القدس سے
آپ مدد کے بخشوع وخضوع سایل نہون مدد نہین مل سکتی اور کیونکر ملے کہ آپ اُسکے اکلوتے
بیٹے پر جو دیسا کہ انسان کا بیٹا ہو سکتا ہے خدا کا بیٹا نہین ہے ایمان نہین لاتے اور اُسکو
آدم اور بنی آدم کے گناہون کا کفارہ نہین سمجھتے۔

حامد اے جناب بلا دلیل دنیا مین کوئی بھی مان سکتا ہے کہ مین ہی مان لون خدا
آپ ہی سمجھیے کہ آپ حضرت مسیح کو خدا کا اکلوتا بیٹا بھی کہتے ہین اور اسکے بھی مقر ہین
کہ کتاب عہد قدیم برحق ہے حالانکہ اُسمین صریح لکھا ہے ملاحظہ کیجیے کتاب خروج کے
چوتھے باب کی بائیسوین آیت جسمین مرقوم ہے کہ جناب الٰہی نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ
تب فرعون کو یون کھیو کہ خداوند نے یون فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹا ہے
اور اسکی باب ۱۱ آیت اول کتاب ہوسیع سے تصدیق ہوتی ہے اور یوحنا کی انجیل کے
باب اول آیت ۱۸ مین لکھا ہے کہ خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی

گو وہن ہے آسی نے تبلا دیا جب حضرت اسرائیل پہلوٹے بیٹے تھے تو پھر حضرت مسیح
اکلوتے بیٹے کیونکر ہوے اور زیادہ ترآفت یہ ہے کہ آپ ایک خدا کے تین کیے
دیتے ہین حالانکہ عہد قدیم کی کتاب مین برابر خداے واحد کی تعلیم ہوئی اور مثل حضرت
مسیح کے حضرت یعقوب پہلوٹے بیٹے آپ کے بنائے ہوے خدا کے تھے۔

پادری صاحب نہین نہین عہد قدیم مین بھی متعدد خدا کی تعلیم ہوئی ہے دیکھیے
کتاب پیدایش کا پہلا باب ۲۶- آیت ،، تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت
اور اپنے مانند بناوین ،، پس اگر ایک خدا ہوتا تو ہم کا لفظ کیون استعمال کرتا۔

حامد سبحان اللہ اگر ہم کے لفظ سے جمع کا کلمہ قرار دیتے ہین تو پھر خدا کے
جسم و جوارح کے قایل ہوجیے اور بلا تاویل اسکو بھی مان لیجیے کہ حق تعالی نے
حضرت موسی سے فرمایا ،، دیکھ مین نے تجھے فرعون کے لیے خدا سا بنایا اور تیرا
بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا سب کچھ جو مین تجھے حکم کرون سو تو کہنا اور تیرا بھائی
ہارون فرعون سے کہیگا کہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دے اور مین
فرعون کے دل کو سخت کرونگا اور اپنی نشانیون اور عجائب کو ملک مصر مین زیادہ
کرونگا لیکن فرعون تمھاری نہ سنیگا۔ ملاحظہ کیجیے کتاب خروج باب ۷ آیت
اول سے تا چہارم اگر آپ اسکو بلا تاویل مان لیجیے کہ حضرت موسی بھی خدا ہوگئے
اور اسپر بھی اعتقاد کرین کہ حق تعالی نے فرعون کے دل کو خود ہی پتھر کردیا
کہ وہ سوال نہ سنتے اور خود ہی انہیں سے سوال کرنے کا حکم دیا تو یہ بھی ماننے کہ

حضرت آدم کو درخت سے کھانے کو بھی ویسا ہی منع کیا تھا حالانکہ اُسی کی مرضی تھی کہ حضرت آدم درخت سے کھائین بھی اور باغ عدن سے نکلین بھی اگر جناب من آپ تاویل نہ کرینگے تو سب ہی اعتقاد درہم برہم ہو جائینگے نہ خدا کی عدالت قایم رہیگی نہ اُسکی خدائی نہ غیر جسمانی ہونا وغیرہ وغیرہ۔

پادری صاحب تم صاجزادون کی طرح باتین کرتے ہو چونکہ ہنوز خیالات تمھارے خام ہین اسلیے مغز سخن کو نہین پہونچتے سنو خدا نے جو آدم کو حکم دیا کہ درخت سے نہ کھانا اور آدم نے کھایا تو عدول حکمی کی اور عدول حکمی گناہ ہے اور عدالت کی رو سے گناہ کی سزا لازمی ہوئی اور حق تعالے نے ساری زمین پر لعنت کی اور اسواسطے زمین اور چرند و پرند و درند زمین پر تھے سب ملعون ہو گئے اور اسواسطے چوپایون کی مادہ بھی اُسی عذاب مین پڑ گئین جس مین حضرت حوا تھین اور آدم اور حوا نے جو سزا فوراً پائی وہ تو جسم کے لیے تھی اور جسم اُنکا خاک مین مل جاچکا مگر سزاے روحانی جو ہر آئینہ باقی رہ گئی باقی تھی اور وہ سزا سارے بنی آدم کو حق تعالی سے ملنی لازم تھی اور ممکن نہ تھا کہ بنی آدم کی روحین آسمانی سلطنت مین شامل ہوتین اسلیے خداے تعالے نے اپنے اکلوتے بیٹے کو آدم کے گناہ کا فدیہ قرار دیا چنانچہ حضرت مسیح نے خود فرمایا ”ابن آدم بھی اسلیے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیرون کے لیے فدیہ مین دے انجیل متی باب ۲۰ آیت ۲۸ - اور

سالیانہ کفارہ کی جگہہ صریح یہ ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے صلیب کے پانے کے پہلے
روٹی لی اور برکت مانگ کے توڑی پھر شاگردون کو دیکر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے
پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور اُنھین دیکر کہا تم سب اِسمین سے پیو یہ میرا لہو ہے یعنے
نئے عہد کا لہو جو بہتون کے گناہون کی معافی کے لیے بہایا جاتا انجیل متی باب ۲۶
آیت ۲۶ سے تا ۲۸ - چنانچہ ہم لوگ اتبک ایسا کرتے ہین اور حضرت مسیح کا کفارہ ہونا
خط قرنتیون باب ۱۵ آیت ۳ - تا ۵ و خط بنام رومیان باب ۵ - آیت ۵ او ۹ و ۱۰
خط عبرانیون کو باب ۹ آیت ۸ ۲ - مین مرقوم ہے اور قیامت کے دن حضرت
مسیح خود عدالت فرمائینگے چنانچہ حضرت مسیح نے فرمایا کہ باپ کسی شخص کی عدالت
نہین کرتا بلکہ اُسنے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے انجیل یوحنا باب ۵
آیت ۲۲ بھلا اور اس سے صاف و واضح کیا ہوگا اور تم کتاب مقدس کو دیکھو
بہت سی آیت ملینگی کہ حضرت مسیح کفارہ گناہان آدم و نبی آدم ہوے مگر دل لگانا
شرط ہے مگر بڑا عیب بات ہے کہ تم دنیا کی مثالون پر قیاس کرتے ہو جو ہو نہین سکتا -

حامد مجھے سخت افسوس ہے کہ مین نہایت ہی احمق ہون اور کسی طرح آپکے
بلند خیال میرے پست حوصلہ اور دماغ مین نہین سماتے افسوس ہے کہ دنیا او جو اُسمین
ہے سب ملعون ہو گئے اور آسمین خدا سے تعالے نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجدیا کہ وہ
دنیا کی خاک پر چلے اُسکی نباتات کھاے مرد و عورت کا دودھ پیئے اور ملعون جانورونکا
گوشت کھاے اور پہلوٹے بیٹے یعنے اسرائیل کا بھائی بنے -

پادری صاحب پھر غلطی کرتے ہو اسرائیل ایمانداری کے اعتبار سے خدا کا پہلوٹا بیٹا تھا اور مسیح روحانی اعتبار سے اکلوتا بیٹا تھا۔

حامد یہ اور اُلجھن ہوئی اگر ایمانداری کی وجہ سے حضرت اسرائیل خدا کے بیٹے ٹھہرے تو حضرت ابراہیم اُنکے دادا جنسے خدا نے عہد قیامت تک کا باندھا کیا ایماندار نہ تھے اور وہ پہلوٹے بیٹے کیون نہوے۔

پادری صاحب یہ تمھاری سمجھ کی خوبی ہے جو اُلجھن مین پڑتے ہو دادا اور پوتے مین فرق ہی کیا ہے سب کو پہلوٹا سمجھو۔

حامد بجا ہے اُسی طرح جسطرح خدا کو تین سمجھون۔

پادری صاحب تین خدا کیا معنی ہم تو وحدہٗ لاشریک کو منواتے ہین اور اُسی کو مانتے ہین تم کسکو خدا واحد کہتے ہو۔

حامد جناب وہ ہے جسنے چھ دن مین دنیا بنائی اور ساتوین دن آرام کیا جسکا مذکور کتاب پیدائش مین ہے۔

پادری صاحب تو اُسکو کسنے دیکھا ہے وہ مسیح ہی تھا جو جامۂ انسانیت مین اپنے دکھلانے کو آیا۔

حامد لیجیے اور غضب ہوگیا تو وہ ہی خدا تھا جو آدم کو گناہ سے بری نہ کرسکتا تھا تا آنکہ فدیہ ہوا اور ملعون زمین پر ملعونون کے ساتھ رہے۔

پادری صاحب اگر تم کتاب مقدس کو سچی جانتے ہو تو ایمانداری کی راہ سے

ضرور ہے کہ تثلیث کو مانو عہد قدیم اور جدید دونوں سے ثابت ہے توحید بے تثلیث کے نہین ہے تثلیث عین توحید ہے یا کتاب مقدس کو غلط کہو حالانکہ تم ایسے ایماندار سے ایسی امید نہین ہے۔

حامد جناب مین ضرور ایسی کتاب سے انکار کرونگا جس سے آپ یہ مطلب نکالین کہ تین خدا ہین اور جس سے آپ ثابت کرین کہ شیطان بھی فرشتے رکھتا ہے باب ۲۶۔ آیت ۴۱۔ انجیل متی اور جس سے آپ یہ ثابت کرین کہ مقام قیام گناہگار دولتمند جو آگ مین جلتا تھا یعنے جہنم اور مقام آرام حضرت ابراہیم ولعزر یعنے بہشت اتنا نزدیک تھا کہ جتنے نزدیک ہم اور آپ بیٹھے باتین کرتے ہین اور صرف دونوں کے درمیان ایک گڑھا تھا باب ۱۶۔ آیت ۲۳ تا ۲۶۔ اور لعزر کے پڑوس جہان حضرت ابراہیم تھے وہی آسمانی سلطنت ہے اور وہین سے آدم نکالے گئے تھے۔

پادری تم کیونکر کتاب مقدس کا انکار کرسکتے ہو جبکہ بموجب نص قرانی تمہارا ایمان انجیل مقدس پر ہے اگر اس کتاب کے منکر ہوگے تو تمہارا کام ہوگا کہ دوسرے انجیل کا جسکا قرآن مین مذکور ہے نشان دو اور پیش کرو ورنہ قرآن سے منکر ہوکر داخل کافرین ہوگے۔

حامد جناب مین اس انجیل پر ضرور ایمان رکھتا ہون جو حضرت مسیح پر نازل ہوئی اور جسمین تثلیث کی تعلیم نہ تھی اور حضرت مسیح کا بندہ ہونا خدا کا لکھا تھا اور فاضل نورٹن صاحب کی کتاب کو جو ۱۸۳۶ء مین بمقام

بوسٹن چھاپی گئی ہے اور اکھارن صاحب کی کتاب کو جس سے بڑھکر کوئی کتاب جرمن مین مقبول نہین ہے گواہ دیتا ہون کہ ابتداء مذہب مسیحی مین درباب اقوال مسیحؑ ایک مختصر رسالہ تھا جسکی نسبت یہ کہنا روا ہے کہ وہ ہی اصلی انجیل تھی اور وہ ہی عرب کے عیسائیون کے پاس تھی اور جب یہ نشان مین نے دے دیا کہ عیسائیون کے قبضہ مین ایسی انجیل تھی تو اُنکا کام ہے کہ پیش کرین نہ میرا اور جب وہ پیش نہ کرسکین تو مین اُنکا گھر بھاندنے سے رہا اور اس لیے مین قرآن مجید اور انجیل مقدس دونون پر ایمان رکھتا ہون اور منکر نہین ہون مگر مین بالضرور آپ کی اس کتاب کا منکر ہون۔

پادری صاحب ہان ہان افسوس آپ کفر کی حد تک نہ پہونچین مجھکو ہر طرح امید ہے کہ خدا آپ کو توفیق دیویگا کہ آپ راہ راست پر رہین۔

حامد خیر مین یہ نہین سمجھ سکتا اور نہ مجھے آپ باور کرا سکتے کہ خدا کو آدم کا قصور معاف کرنا آسان تھا یا یہ امر سہل تھا کہ خود حضرت آدم کی مغفرت کے لیے اپنی روح کو مریم کے رحم مین داخل کرتا اور انسان کی طرح نو مہینے اندھیرے رحم مین ڈالتا اور پھر پیدا ہوکر کچھ تو خاصیت آدم کے اولاد کی لیتا اور کچھ اپنی باقی رکھتا پھر کبھی ابن آدم اور کبھی خدا کا بیٹا کہلاتا مگر جناب اسپر طرہ یہ ہے کہ

آپ کبھی کہتے ہین کہ خدا ایک ہے پھر کہتے ہین کہ تین ہین ہرگز مین نہین مان سکتا کہ حضرت مسیح خدا کے لڑکے تھے یا کفارہ نبی آدم ہوے۔

پادری لاچاری ہے لیکن سوچو اگر نیک دل سے سوچوگے تو روح القدس تسلی دیویگا تتمہ مختصر جاد نے مع الخیر چین کا سفر تمام کیا اور جب بخیر و عافیت وہ وطن مین آیا تو اُسنے ارادہ کیا کہ جس دین کا وہ پابند ہے اُسکو تحقیق کرے اور مولانا عبدالرحمن کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھکو کتابون کے دیکھنے کی پہلے براہ مہربانی آپ مختصر طور پر یہ بتلائیے کہ مذہب اسلام کے متفرق فرقون مین جو اختلاف ہے وہ کیا ہے اسواسطے کہ مین نے جو علم تواریخ کے ذریعہ سے حاصل کیا ہے اُسکے سوا اور نہین جانتا۔

مولانا یہ تو تم اچھی طرح جانتے ہوگے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا کہ مین واسطے قائم کرنے ملت حضرت ابراہیم کے آیا ہون اور آپنے اُن نقصانون کو جو ملت حضرت ابراہیم مین یہودیون اور عیسائیون نے پیدا کیے تھے ظاہر کرکے فرمایا تھا کہ حضرت ابراہیم کا مذہب یہ ہے کہ بجز خداء احد و صمد کے کسی کو سجدہ نکرنا اور اُسکو پاک اور منزہ جاننا چنانچہ یہ ہی تعلیم حضرت نے فرمائی اور یہودی اور عیسائی قایل تھے کہ حضرت موسیٰ یا عیسیٰ خاتم النبین یا فرزند خدا یا خدا ہین اُسکو لوگون کے ذہن سے دور کیا مگر چونکہ بہت سے گمراہ بت پوجنے والے حضرت کے جھٹلانے پر کمر بستہ ہوے اور حضرت کو جھوٹھا اور جوجی مین آیا سمجھنے لگے اور بہت تھوڑے سے اہل مکہ آپ کی

ہدایت کے پابند ہوئے اور انھون نے آپ کو سچا پیغمبر جانا مگر بہت سے خود آپکے
یک جدّی عزیزون نے آپ کو آپ کو دق اور آزردہ کیا کہ آپ کو مکہ معظمہ جو آپ کا
وطن تھا چھوڑنا پڑا اور آپ مدینہ مین تشریف لائے وہ جن لوگون نے حضرت کے
ساتھ مکہ معظمہ چھوڑ دیا انکو مہاجر کہتے ہین اور جن لوگون نے آپ پر مدینہ کے رہنے
والون سے اعتقاد کیا اور آپ کے حمایت کے انکو انصار کہتے ہین آپ کے مدینہ مین
آنے کے بعد جو لوگ آپ پر اعتقاد لائے انھون نے سچّے دل اور سچّی نیت سے
عہد کیا کہ جو گمراہ ہدایت پر عمل نہین کرتے اور خدا سے باغی ہو رہے ہین اور بجاے
شکر گزار ہونے کے حضرت کے درپے آزار ہین اگر حضرت انکو سزا دین تو وہ معین
ہونگے یہ سنکر حضرت مطمین ہوے اور ان کافرون کی جو کلمہ وحدانیت خدا کے
پھیلانے مین راہ روکتے تھے سزا جاری فرمائی اور بہت سے کافرون کو جو یہودی
اور بت پرست تھے حضرت نے سزا دی اور انکے ملک کو ضبط کر کے لائق تصرف
خدا پرستون کے قرار دیا اور جن کافرون نے اطاعت مسلمانون کی کی انپر خراج مقرر
کیا اور مالدار مسلمانون کو مفلس مسلمانون کے لیے خمس ادا کرنے پر مجبور فرمایا او
اس طرح سے آپ کو حکومت اور اقتدار بھی حاصل ہوا اور جو مرتبہ بادشاہت
اور پیغمبری کا حضرت داؤد اور سلیمان کو تھا وہ ہمارے حضرت کو بھی حق تعالی نے
دیا یہانتک شیعہ اور سنّی متفق ہین اور دونون کا ایک ہی ایمان اور اعتقاد ہے
مگر جب خدا اپنی نعمت کو اپنے رسول برحق پر پوری کر چکا اور بندون پر حجت

باقی نہ رہی اور جناب رسول خدا نے انتقال فرمایا تو ضرور تھا کہ واسطے برقرار رکھنے
انتظام کے جو مسلمانون کے تابع تھے کوئی امام ہو جو رسول خدا کی نیابت مین احکام
جاری کرے اور اُنکی بداعمالیون کی سزا دے اور اُنکے دشمنون کو روکے اور
مسلمانون کے لشکرون کو سامان دے اور اُنسے صدقات وصول کرے اور
گردن کشون کے سر دباے اور چورون اور رہزنون کو زیر کرے اور جمعہ اور عید کی
نماز قائم رکھے اور لوگون کے حق کی گواہی سنے اور جن بچون کے ولی نہون اُنکا
نکاح کرے اور مسلمانون کے واسطے جو مال حاصل ہو اُسکو تقسیم کرے اور یہ امر
نہایت ہی ضرور تھا جیسا کہ تمنے تواریخون مین پڑھا ہوگا یا دیکھتے ہو گے کہ ہر قوم
مین ایک بادشاہ ہوتا ہے اور اُسکے مرنے پر کوئی دوسرا اُسکی جگہ تخت نشین
ہوتا ہے وہی ضرورت مسلمانون کو تھی اسواسطے مسلمانون نے جناب رسول
کی رحلت فرماتے ہی مشورہ کیا کہ کون نایب ہو اور پہلے مسلمانون مین اختلاف
ہوا مگر آخر کو سب عقلا نے جنکی عقل کو سب مسلمان مانتے ہوے تھے ابوبکر صدیق
پر اتفاق کیا اور وہ امام یا خلیفہ جو سمجھو مسلمانون کی جانب سے مقرر ہوے
اور اُنھون نے اسلام کو بڑی رونق دی اور جب وہ مرنے لگے تو اُنھون نے
حضرت عمر کو پہلے سے اپنا ولی عہد قرار دیا اور وہ خلیفہ ہوے اور اُنھون نے
بلا تعین کرنے اپنے قائم مقام کے جام شہادت کا پیا تو حضرت عثمان کو لوگون نے
انتخاب کیا اور جب وہ بھی بے دینون کے ظلم سے شہید ہوے تو حضرت علی کو

لوگون نے خلافت کے واسطے چنا اور ابھی تک کوئی رخنہ اسلام مین نہین پڑا سب
ایک ہی راہ پر تھے اور مسلمان کہلاتے تھے مگر جب حضرت علیؑ خلیفہ ہوے تو حضرت
عائشہ کو لوگون نے بہکایا کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ حضرت عثمان کی قتل مین شریک تھے
تو حضرت عائشہ ایسی بدگمان ہوئین کہ وہ خلیفہ نہ رہین اور لڑائی پر آمادہ ہوئین
اُنکو زیادہ تر مدد معاویہ نے دی جو شام کے صوبہ کا عامل تھا آخرکو حضرت عائشہ
شرمندہ ہوئین تو خود معاویہ نے اطاعت حضرت علیؑ کی چھوڑ دی اور پھر مقابلہ ہوا
بہت سی لڑائیان ہوئین اور ان دونون جھگڑون مین جو حضرت عائشہ اور معاویہ سے
ہوے بہت سے مسلمان جو حضرت علیؑ اور ان دونون کے طرفداران مین تھے
مارے گئے الا معاویہ سے بھی صلح ہوگئی مگر آخر تو تھوڑے دنون معاویہ نے حضرت علیؑ کو
بھی شہید کروایا تو حضرت امام حسن پر لوگون نے اتفاق کیا اور خلیفہ کیا مگر پھر
معاویہ نے روکا اور لڑائی شروع کی حضرت امام حسن مقابلہ مین عاجز آئے اور وہ
زبردستی خلیفہ بن گیا اور اب اختلاف شروع ہوا بہتون نے معاویہ کو برسرِ ناحق
سمجھا اور بہت اُسکے طرفدار ہوے اور پھر طرفداران معاویہ نے یہانتک حمایت کا
جامہ پہنا کہ حضرت علیؑ اور امام حسن کو معاذ اللہ بے دین اور اسلام کے خراب
کرنے والون مین گن ڈالا اور اُنکے مقابلہ مین حضرت علیؑ اور امام حسن کے اچھے
سمجھنے والون نے حضرت علیؑ کا مرتبہ رسول خدا سے بھی زیادہ بڑھا دیا اور دونون
فرقہ اصل راہ سے پھرے مگر جو معقول پسند اور خدا اور رسول کے حکم کے سننے اور

ماننے والے تھے وہ پکے راہ سے نہ ہٹے کو تھوڑے اور نہ بائیں کو انھون نے
حضرت علی کے مرتبہ کا پورا لحاظ کیا اور معاویہ کو صرف بادشاہ مانا اور وہ ہی حقیقت
میں دین محمدی کے پیرو ہوے اور انھون نے اپنے واسطے لقب اہل سنت جماعت
کا اختیار کیا اور حضرت علی کے طرفدارون نے لقب شیعہ علی کا حاصل کیا اور انمین
بھی اختلاف ہوا کسی نے تو حضرت علی کو خدا کہنا شروع کیا کسی نے رسول خدا پر فضیلت
دی غرضکہ انمین بہت سے فرقہ ہوگئے اور جو معاویہ کے طرفدار تھے انھون نے
خلعت خارجی ہونے کا پہنا اور انھون نے حضرت علی کو دشمن اسلام کا ٹھہرا دیا
یہ اختلاف ہے۔

سوال حضرت علی نے دعویٰ خلافت کا بھی کیا تھا۔

جواب ہان حضرت علی نے [illegible] رسول خدا کی تجہیز و تکفین سے فراغت
پائی تو آپ نے شکوہ دوستانہ فرمایا کہ [illegible] ہم سے مشورہ
صلاح کیون نہ لی اور اپنی فضائل اور [illegible] بیان کرکے فرمایا کہ میری خوشی یہی تھی
کہ میری خلافت پر تم راضی ہوتے اور اسی وقت ابوبکر صدیق کی بیعت نہیں کی مگر
صحابہ نے بھی بجز محبت و دلجوئی کوئی کلام مخالفانہ نہین کیا نہ جو انتخاب ہو چکا تھا
اسے تبدیل کیا بلکہ ابوبکر صدیق نے علی مرتضے سے یہ کہا کہ رسول اللہ نے نہ
بھی تو یاد ہے فرمایا ہے۔

نظم

کہ تم ہو اہل بیت ہرگز پدہ	گرامی خلق مین عالم مین چیدہ
نہین رکھتے ہو کچھ پروائے دنیا	تمہارے واسطے ہے ملک عقبےٰ
خلافت سے رسالت ایک ہو کر	نہ ہوگی جمع تم مین تا بہ محشر
رکھو تم یاد یہ حکم ضروری	رسالت مین خلافت مین ہے دوری
نہ ہونگے جمع ہرگز اس زمین مین	یہ دونون اہل بیت طاہرین مین

بعد رد و قدح حضرت علی پھر خاموش ہوئے اور ہرگاہ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کے فضایل پر غور کیا اور خیال کیا کہ جب رسول خدا علیل تھے اور نماز پڑھانے کو نہ جاسکتے تھے تو حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور بھی کوئی ہرج دین کا انکی خلافت مین نہ پایا تو تیسرے روز آپ نے اسکا خیال اور دھیان کہ مین خلیفہ ہوتا چھوڑ دیا اور شریک جمعہ و جماعت و انتظام خلافت ہوئے۔

حامد مولانا جناب رسول خدا نے جو حکم ابوبکر صدیق کو نماز پڑھانے کا دیا تو اس سے تو یہ ہم ثابت نہین کرسکتے کہ جناب رسول خدا نے ابوبکر صدیق کو قابل اسکے ٹھہرادیا تھا کہ وہ خلیفہ ہون جبکہ ہم نماز ہر شخص کے پیچھے پڑھنے پر مامور ہین اور جب ہم حدیث من کنت مولاہ فعلے مولاہ کے معنی دوسرے لگاتے اور ہم اس حدیث کی تاویل کرتے ہین جو رسول خدا نے فرمائی تھی کہ علی بمنزلہ ہارون کے ہین مگر یہ تو فرمائیے کہ رسول خدا نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مین تم مین دو چیزین چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن دوسرے اہل بیت۔

مولانا ہان فرمایا تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جو ان دونون کی اطاعت کریگا وہ گمراہ نہوگا۔

حامد پھر ابوبکر و عمر و عثمان داخل اہل بیت تھے اور آیا اُنکی اطاعت کا بھی حکم رسول اللہ نے دیا تھا۔

مولانا نہین یہ تینون بزرگ داخل اہل بیت نہ تھے۔ رہا حکم اطاعت سو رسول خدا نے فرمایا تھا کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اور انمین سے جسکی ہدایت پر اُمت عمل کریگی نجات پائیگی۔ لہذا اس حکم ہین یہ تینون بزرگ جو بڑے پایہ کے اصحاب تھے داخل ہین۔

حامد واہ واہ کیا سچ مچ رسول خدا نے ایسا فرمایا کہ کسی میرے اصحاب کی پیروی کروگے تو نجات پاؤگے کیا انھین مین سے کوئی مرتد یا مخالف خود ابوبکر و عمر و عثمان کا نہین ہوا قتل عثمان مین شریک نہین ہوا سورہ منافقون مین انکا ذکر نہین ہے

مولانا (سٹ پٹا کے اور گھبرا کے) ہان صحابہ مین منافق ضرور تھے مگر یہ بھی تو رسول اللہ نے نہین فرمایا تھا کہ اہل بیت سے کوئی امام ہوگا۔

حامد مین آپ کا نہایت ہی شکرگزار ہوا اگرچہ جو کچھ آپ نے براہ مہربانی فرمایا تواریخ مین بندہ شرح اور بسط کے ساتھ پڑھ چکا ہے مگر اعتقاد مین شیعہ اور سنی کے کیا فرق ہے۔

مولانا سنیے ایمان اہل سنت کا یہ ہے کہ پیدا کرنے والا سارے جہان کا

ایک اللہ ہے اور اُسکا نام پاک ہے کوئی اسکا شریک نہین سب بڑائیان اور کمال اُسی کو
ہے اور وہ سب عیبون سے پاک ہے کسی کام مین کسی کا محتاج نہین اور سب اُسکے محتاج ہین
سب چیزونکی اُسے خبر ہے ایک ذرہ اُس سے چھپا نہین اُسے سب چیزونکی قدرت ہو جو چاہے سو کرے کوئی اُسکے حکم کو
پھیر نہین سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا بُرا بلکہ جو دنیا مین ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے
ہے یعنی جو خدا نے پہلے مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور فرشتے
بندے خدا کے ہین پیدا ہوے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر خدا نے
مقرر کر دیا اُسپر قائم ہین نہ مرد ہین نہ عورت کھاتے پیتے نہین خدا کا ذکر کرتے ہین وے
اور اُنکی گنتی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اُنمین چار فرشتے بہت نامور ہین۔ جبرئیل
میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل۔ اور خدا نے کتابین پیغمبرون کو بخشی ہین توریت
حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤد پر قرآن حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعض کتابین اور پیغمبرون پر جو کچھ خدا کی کتابون مین لکھا ہے
سب حق ہے اور خدا نے بندون کی ہدایت کے واسطے دنیا مین پیغمبرون کو بھیجا اور
حکم کیا کہ جس راہ پر پیغمبر چلین اُسی راہ پر چلو اور وہ سب برحق ہین اور گناہون سے
پاک اور ساری خدائی سے افضل اور اُنکے درجہ کو کوئی نہین پہونچتا اوّل پیغمبر حضرت
آدم ہین اور بہت سے پیغمبر ہوے گنتی اُنکی خدا ہی کو معلوم ہے سب سے پیچھے
دنیا مین حضرت محمد مصطفیٰ صلعم آئے اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی حضرت کو معراج
ہوا اور مرنے کے بعد رسول اللہ مردے کے پاس آتے ہین دو فرشتے منکر نکیر

آکر سوال مردے سے کرتے ہین کہ کون رب تیرا ہے اور کیا دین تیرا ہے اور
یہ کون شخص ہین جو تمھارے پاس آئے تھے جو جواب درست دیتا ہے کہ رب
میرا اللہ اور دین اسلام اور یہ پیغمبر ہین تو خدا کی رحمت ہوتی ہے ورنہ عذاب اور یہ
کہ قیامت کا آنا برحق ہے اور یہ کہ حق تعالی نے پیغمبر خدا کو حوض کوثر دیا ہے اور
حضرت رسول خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی قیامت کے دن
گنہگارون کی شفاعت کرینگے اور بہشت اور دوزخ ہین اور بہشت کی نعمت
اور دوزخ کے عذاب برحق ہین اور جو قرآن مجید اور حدیث مین بہشت اور دوزخ کا
حال اور اگلی پچھلی باتین لکھی ہین اور جو بات موافق شرع کے ہے وہ حق ہے
اور جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہے وہ سب باطل اور بری ہے اور واسطے
خوشی رسول خدا کے حضرت کے اہل بیت اور ازواج مطہرات اور آپ کے
یارون سے محبت اور اعتقاد رکھنا چاہیے اور تمام امت مین انکو افضل اور
بہتر سمجھنا چاہیے انکا دوست بہشتی اور دشمن دوزخی ہے ان سب مین حضرات
ابوبکر عمر عثمان علی افضل ہین اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے
کہ اصول مذہب سنت وجماعت دس ہی ہین اور جسکے وہ دس اصول معمول
ہون وہ ہی سنی ہے اول افضل جاننا دو بوڑھون کو جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
ہین دوسرے دو دامادون کا اعزاز کرنا جو عثمان و علی رضی اللہ عنہما ہین تیسرے
دو قبلون کی حرمت کرنا پہلے بیت المقدس کے جو تمام نبیون کا قبلہ تھا دوسرے

کعبہ کے جو قبلہ ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے چوتھے دونون موزون پر مسح جایز رکھنا پانچوین دو قسم کی ادائے شہادت سے اپنے کو بچانا پہلے یہ کہ فلان بہشت کے لائق ہے اور فلان جہنم کے قابل ہے چھٹوین صالح اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے مین تردد نہ کرنا ساتوین نیکی اور بدی کو خدا ہی کی طرف سے جاننا آٹھوین بلا کھٹکے مطیع اور عاصی کے جنازہ پر نماز پڑھنا نوین نماز اور زکوۃ دونون فرضون کا ادا کرنا دسوین دونون قسم یعنے سلطان عادل اور ظالم کی فرمانبرداری کرنا مولانا یہ ہی فرمارہے تھے کہ واحد اور شاہد دو شاگرد رشید مولانا کے آ گئے۔

حامد جناب من دسون اصول جوڑہ جوڑہ ہین جہان دو قبلون کی حرمت لازم ہے وہان صالح اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا ضرور ہے اور جہان مومن اور عاصی کے جنازہ پر نماز پڑھنا یکسان ہے ویسے ہی اطاعت سلطان عادل اور ظالم کے مساوی ہے۔

واحد جی اور کیا اصول مذہب حقہ یہ ہی ہین مگر پہلے آپ تو فرمایئے کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔

حامد حضرت سلامت مین تو اسکا مدعی ابھی نہین ہون کہ کون مذہب رکھتا ہون خداتعالے کو برحق جانتا ہون اور جناب خاتم المرسلین کی رسالت کا قائل ہون اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہون آپ جو چاہے سمجھ لیجیے میرے

والد ماجد اپنے کو مسلمان فرماتے ہین اور یہ ارشاد کیا تھا کہ مسلمان کے چار فرقے ہین حنفی شافعی حنبل مالکی انمین سے وہ حنفی ہین سو وہ مولوی تو ہین نہین کہ شرح عقاید ہر مذہب کی تعلیم کر سکین نماز جیسے سکھا دی ہے اور سخت تاکید کی ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ اشعار پڑھا کرو اور وہ خود بھی بڑی عاجزی سے پڑھا کرتے ہین۔

شکر و سپاس و نعمت و منت خدای را	پروردگار خلق و خداوند کبریا
دادار غیب دان و نگہدار آسمان	رزاق بندہ پرور و خلاق رہنما
اقرار میکند دو جہان بر یگانگیش	یکتا و پشت عالمیان بر ورش دوتا
گوہر ز سنگ خارا کند لولو از صدف	فرزند آدم از گل و برگ گل از گیا
فرخندہ طالعی کہ کند یاد تو بخیر	برگشتہ طالعی کہ فرامش کند ترا
چندین ہزار سکہ پیغمبری زدند	اول بنام آدم و خاتم بہ مصطفا
در نعت او زبان فصاحت کجا رسد	خود پیش آفتاب چہ پرتو دہد سہا
دانی کہ در بیان اذا الشمس کورت	معنی چہ گفتہ اند بزرگان پارسا
یعنے وجود خواجہ سر از خاک بر کند	خورشید و ماہ را نہ بود بعد ازان ضیا
کس را چہ قدرت است کہ وصف علی کند	جبار در مناقب او گفتہ هل اتا
شیر خدا و صفدر میدان و بحر جود	جان بخش در نماز و جہان سوز در وغا
دیباچہ مروت و دیوان معرفت	لشکر کش فتوت و سردار اتقیا

فردا کہ ہرکسی بشفیعی زنند دست	ماییم و دست و دامن معصوم مرتضا
یارب بہ نسل طاہر اولاد فاطمہ	یارب بحق پاک شہیدان کربلا
یارب خلاف امر تو بسیار کردہ ام	امید ہست از کرمت عفو ماسلف
یارب بلطف خویش گناہان ما بپوش	روزے کہ رازہا فتد از پردہ برملا

شاہد معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے والد رافضیون کی صحبت مین رہے ہین

مولانا نعوذ باللہ این ایسی بدگمانی تمنے کیون کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی محبت عین ایمان ہے مولانا روم فرماتے ہین۔

تو بتاریکی علی را دیدہ زین سبب غیرے برو بگزیدۂ

شاہد جو اشعار ابھی ان صاحب نے پڑھے قصیدہ سعدی علیہ الرحمۃ کے ہین مگر چونکہ اصحاب کبار صدیق اکبر و فاروق اعظم و ذوی النورین کی مدح کے شعر نکال ڈالے ہین اسواسطے مجھے یقین ہوا کہ کسی رافضی کی صحبت سے ایسا ہوا ہوگا۔

حامد یہ اور مشکل پڑی حضرت رافضی کیا۔

شاہد مسلمانون کے تہتر فرقہ ہین انمین رافضی بھی ہین مگر وہ مسلمان درحقیقت نہین ہین۔

حامد این چار سے تہتر ہوگئے۔

واحد چار فرقہ کیا معنی وہ تو اہل سنت جماعت کے چار مقلد چار اماموں کے ہین

اور آپ حقیقت اسلام سے واقف نہین معلوم ہوتے سچے سنی تابع اسلام اسکو کہتے ہین کہ جو احکام الٰہی پر گردن رکھے اور اُسکے تمامی حکمون کو مانے اور بجالائے اور اقرار کرے اشہد ان لا الہ الا اللہ اور کہے کہ محمد بندے اُسی خدا برحق کے ہین اور رسول اُسی خدا واحد کے ہین اور پانچ وقت کی نماز ادا کرے اور زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے واگر ہو سکے تو خانہ کعبہ کا حج کرے اور آپ کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اتنی ہی تعلیم ہوئی ہے

حامد بجا ہے ہان مین ابھی تک اتنا ہی جانتا ہون مگر یہ تو فرمایئے کہ رافضی کیا ان امور کو نہین بجالاتے۔

واحد کیا بجالاتے ہین خاک اُنکے دلون مین تو صحابہ کبار سے عداوت ہے

شاہد ہان صاحب رافضی بھی مسلمان تو ہین مگر مومن نہین ہین اسواسطے کہ مومن کی تعریف یہ ہے کہ اعتقاد کرے خدا تعالی کا اور اُسکے فرشتون کا اور اسکی چار کتابون کا اور قیامت کا۔

حامد اجی صاحب آپ تو مجھے اور اُلجھن مین ڈالتے ہین مسلمان او مومن کی تعریف مین کوئی فرق تو آپ نے نہین بتلایا۔

شاہد فرمودہ رسول خدا سے فرق قائم ہو جاتا ہے آپ نے جیسا بیان کیا فرق قائم کر دیا ہے یعنی مومن کی تعریف اُن الفاظ مین کی جو مین نے بیان کیے اور مسلمان کی اُس عبارت مین جو واحد صاحب نے فرمائے البتہ بعض علمانے

یہ بھی فرمایا ہے کہ ایمان اور اسلام مین کوئی فرق نہین ہے جو مسلمان ہوگا وہ
مومن ہوگا اور جو مومن ہے وہ مسلمان ہے سوا اسکے شریعت تو کوئی چیز نہ
اگر کسی نے یہ کہا کہ خدا اور رسول برحق ہے تو وہ مومن کہلائیگا مسلمان تو جب ہوگا
جب شریعت کا پابند ہو واسطے کہ ہر پیغمبر کی ایک شریعت تھی اب سب شریعتیں
جاتی رہین حضرت خاتم الانبیا کی شریعت باقی ہے اور جو اس شریعت پر چلے
اور پیروی مذہب مجتہدین کی کرے اور وہ چار ہین جنکا نام آپ نے لیا۔

حامد۔ جناب مولانا یہ حضرات تو مجھے معلوم کہان سے کہان لیجائینگے یہان
تو وہی مشکل ہوئی جاتی ہے کہ آئے سلام کرنے گردن مین ڈالے گئے آداب
شاہی خدارا شریعت کی تعریف سے آگاہ کیجے جو مین پوچھا چاہتا ہون بتلائیے
اور تہتر فرقے کیسے۔

مولانا شریعت کے معنی راہ کے ہین یعنی مذہب و ایمان کا دستور العمل
اور جو مسلمان ہو اوس دستور العمل رسول خدا پر اور سیرت خلفا پر چلنا چاہیے
اسکو نہ چاہیے کہ کسی اور مذہب والے کی شریعت کو دیکھے اور عام مسلمانون اور
عالمون مین فرق ہے جو عالم شریعت کے اختلافات کی صلاح اور فساد کی بارکی
جانتا ہو اسکو مجتہد کہتے ہین اب آپ سمجھ لیجیے کہ جو رسالت جناب رسول خدا کو
مانتے اور آنکی شریعت پر عمل کرنے کے دعویدار ہین وہ ضرور مسلمان کہلائے
جائینگے اور چار چیزون کے جمع ہونے سے وہ سب دیندار کہلائینگے اول توحید

دوم معرفت تیسرے ایمان چوتھے اسلام مگر فرقہ اور گروہ تو جب چند شخص کسی امر حق یا باطل پر مجتمع ہوجائین وہ باوجود مسلمان اور دیندار کہلانے کے اُس فرقہ کے نام سے پُکارے جائینگے جسپر اُنھون نے اتفاق کرلیا ہے چونکہ ہمنے سنت پیغمبر پر اتفاق کیا ہے اسلیے ہمارا فرقہ سنت جماعت کا ہے اور یہی فرقہ بہشت کا جانے والا ہے اور فرقہ اہل سنت جماعت مین چار مجتہد یا امام شریعت ہین امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ امام شافعی امام مالک امام حنبل رحمۃ اللہ علیہم سو ہم تابع اجتہاد امام ابوحنیفہ کے ہین اب رہے بہتر فرقے سو اصل مین وہ چھ ہین مگر ہر ایک کی بارہ بارہ شاخین ہوگئین اُن چھ مین ایک فرقہ رافضی کا بھی ہے جسکی بارہ ٹولیان ہوگئین ہین۔

حامد اگر آپ بہتر فرقون کے اعتقادات کو ارشاد فرمائین تو مین نہایت شکرگزار ہونگا۔

مولانا بہتر ہے مگر مین کتابون سے حقیقت اُنکے اعتقادات کی چھانٹ لون تو بیان کرونگا۔

چنانچہ صحبت برخاست ہوئی دوسرے روز جب حامد پھر حاضر ہوا تو

مولانا سُنیے صاحب مسلمانون مین سے جنھون نے یہ اعتقاد کرلیا ہے کہ اُنکو کسی قسم کی قدرت نہین ہے حتی کہ رفع حاجت بول وغائط کی اور توفیق فعل کے پہلے ہوتی ہے نہ فعل کے بعد وہ جبرہ کہلاتے ہین اور وہ بارہ گروہ ہین

ایک انمین کا انجار یہ ہے اور وہ سمجھتے ہین جہان آفرین نے علم پر خلقت کو مخلوق
کیا ہے نہ معلوم پر اور اسلیے جو وہ عذاب بندون پر کریگا وہ اسی خدا کے افعال
کی سزا ہوگی نہ بندون کے فعل کی دوسرا مفوضہ یہ ہے اور انکا یہ اعتقاد ہے کہ
جو کچھ ہم کرتے ہین اسمین ہمکو اختیار کچھ نہین ہے معاذ اللہ یہانتک کہ آب دست
بھی خدا ہی انسے کراتا ہے تیسرے معتیہ جو سمجھتے ہین کہ گو بندون کو بھی قدرت
ہے کہ فعل کرین مگر جو وہ کرین وہ خدا کا فعل ہے چوتھے افعالیہ اور انکی سمجھ ہے
کہ جو ہم کرین وہ ہمارا تو فعل ہے مگر ہمکو فعل کرنے کی قدرت نہین پانچوین
مفروضیہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کچھ کیا چاہے تو اسکو میسر نہین ہو سکتا
پس جو میسر ہوگا وہ تو خدا ہی کی طرف سے ہوگا چھٹوین کسبیہ جنکا یہ ایمان ہے
نہ عذاب کم ہو سکتا ہے نہ ثواب جو خدا نے مقرر کر دیا وہ ہو لیا چاہو نیک کرو چاہے
بد ساتوین سابقیہ جنکا یہ ایمان ہے کہ جو ہونا تھا ازل کو ہو گیا نہ اب نیکی کی
جزا ہے نہ بدی کی سزا جو چاہو کرو آٹھوین خوفیہ وہ یہ سمجھے ہوے ہین کہ جو دوست
ہے وہ کہین دوست کو ڈراتا ہے پس جب خدا دوست ہے تو ڈر ہی کا ہے کا
نوین حبیبیہ جو خدا سے امید عذاب کی نہین رکھتے اسواسطے کہ خدا انکا اور وہ خدا کے
دوست ہین وا اور بھی خدا کے بہت سے دوست ہین دسوین فکریہ وہ معتقد
اسکے ہین کہ خدا کے بابت فکر کرنا عبادت سے افضل ہے اسلیے جس جس طرح
علم بڑھے عبادت ساقط ہوتی جاتی ہے اور باری تعالی کا آنکے مال مین حصہ ہے

مال و جمع کرنا مال کا فرض ہے اور زاہدون کی عیب جوئی روا ہے ششم منزلیہ جو
جو کہتے ہین کہ ہمکو نہین معلوم کہ بدیان مقدر ہوے ہین وہفتم رویدیہ جو کہتے ہین کہ
دنیا جسطرح ہے یہ نہ ٹہیگی یازدہم متبریہ جنکا مقولہ ہے کہ جسنے گناہ کیا وہ
کافر ہوگیا اور توبہ قبول نہوگی دوازدہم نظامیہ جو سمجھتے ہین کہ خدا کوئی چیز
نہین ہے کہ نظر آسکے۔ تیسرے وہ بارہ فرقہ ہین جو مرجیہ کہلاتے ہین اور جن
سب کو اسپر تو اتفاق ہے کہ بس ایمان لانا تو فرض ہے باقی مابخیر و شما بسلامت
کوئی اور فریضہ نہین ہے نہ نماز نہ روزہ وغیرہ جب انسان ایمان لایا بس ہوچکا اسکے
بعد مطلق العنان ہے چاہے سو کرے مگر ان بارہ گروہ مین جو اختلاف ہے اسکے سوا
ان گروہون کے بھی بارہ نام ہین پہلے خشنویہ جو واجب اور سنت اور نفل تینون
کو یکسان جانتے ہین دوسرے تشبیہ جو کہتے ہین کہ جہان آفرین نے آدم علیہ السلام
کو اپنی صورت پر بنایا ہے تیسرے بدعیہ کہ دنیا مین جو نئی شکلین دکھلائی
دیتی ہین وہ خدا کی خواہش اور ارادہ سے نہین ہین یعنی آپ پیدا اور دکھلائی
دیتی ہین اور جو نیا بادشاہ بن جاے اسکی اطاعت نہ چاہیے چوتھے
اشربیہ جنکا یہ قول ہے کہ قیاس ہے اصل ہے پانچوین مشیہ جو اپنے کو مومن
فرض کیے ہوے ہین چھٹوین متفوضیہ جنکا یہ اعتقاد ہے کہ خدا کی مہربانی سے
ایمان بڑھتا ہے اور غصہ سے گھٹتا ہے اور اسمین انسان کو مداخلت ہو نہین
سکتی پس وہ ہی خدا مہربانی کرے تو ایمان بڑھ جاے اور قہر کرے تو برباد

ہوجاوے ساتوین عملیہ جو کہتے ہین کہ اگر علم نہین ہے تو عمل بیکار ہے مثلاً جو
نماز کی اصلیت پر علم نہین رکھتا تو اُسکا نماز پڑھنا بیفایدہ ہے آٹھوین تنبیہ
جو کہتے ہین کہ ایمان لانا ور حقیقت علم ہے پس جو تمام اوامر و نواہی کو نہین
جانتا وہ کافر ہے نوین شاکیہ جو اسکے شاکی ہین کہ ہمکو شک ہے ایمان مین
اسواسطے کہ کیونکر یقین ہوسکتا ہے تا وقتیکہ روح اور عقل یقین نہ ہوے
حالانکہ یہی دونون وجود انسانی پر متصرف ہین دسوین راجیہ کا عقیدہ ہے کہ
فرمانبرداری خدا سے نہ مومن ہوتا ہے نہ نافرمانی سے گنہگار گیارھوین شاکیہ یہ اعتقاد
رکھتے ہین کہ جو لاالہ الا اللہ کہے وہ مومن ہے پھر چاہے اطاعت خداوندی بجا لاوے
چاہے نہ کرے بارھوین تارکیہ جنکا مقولہ ہے کہ علم تو مال دنیا کے جمع کرنے کو
ہے اور عمل واسطے حصول نعماے عقبیٰ پس اس کھٹ کھٹ سے دور ہوکر جو کھٹ
مولا پر ہو رہو اور بس نہ سٹ سٹ نہ پھٹ پھٹ چوتھا گروہ جسمین بارہ فرقہ
جہمیہ کے وہ ہین جو عذاب گور اور سوال منکر و نکیر اور حوض کوثر اور ملک الموت کے
منکر ہین اور اسکے قایل بھی نہین ہین کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا
اور یہ بھی اُنکا عقیدہ ہے کہ ایمان دل مین ہوتا ہے اقرار بلسان یعنی جو مگر
پھر اُنمین اختلاف ہوکر بارہ گروہ ہوگئے وہ یہ ہین پہلا گروہ معطلیہ کہلاتا ہے
جو حق تعالےٰ کے نامون اور صفات کو داخل مخلوق جانتے ہین دوسرے فرقہ کو
مرابصیہ کہتے ہین جو علم و قدرت اور مشیت کو مخلوق الٰہی جانتے ہین باقی کو جبر سے

بخیر کرکے داخل خلقت نہین جانتے تیسرے گروہ کا نام مراتعیہ ہے اور انکا
یہ اعتقاد ہے کہ خدا ایسی جگہ ہے کہ انسان کوئی پتہ پا ہی نہین سکتا چوتھے فرقہ کو
واردیہ کہتے ہین اور انکا یہ عقیدہ ہے کہ مومن جہنم مین ممکن نہین کہ جاوے اور
جو دوزخ مین جاوے تو رہائی امکان سے باہر ہے پانچوین گروہ کا نام حرفیہ
ہے جو یہ کہتے ہین اہل جہنم ایسی حالت پاوینگے کہ انکا پتہ ہی نہ لگیگا شور وغوغا
اور واویلا کون کریگا چھٹوین جماعت انکو مخلوقیہ کہلاتی ہے جو قرآن مجید کو مخلوق
کہتے ہین ساتوین انہین سے تخیریہ مشہور ہین جو جناب رسالتمآب کو صرف
حکیم سمجھتے ہین نہ کہ رسول آٹھوین انہین کے فانیہ ہین جو بہشت اور دوزخ کو
بھی فانی خیال کیے ہوے ہین نوین انکے فرقہ کو زنادقیہ کہتے ہین اور انکا
مذہب یہ ہے کہ عالم قدیم ہے اور حق تعالے دنیا مین دکھلائی دیگا اور بہشت
اور دوزخ مین صرف روح سزایاب ہوگی اور رسالتمآب کو معراج صرف
روحی ہوا تھا نہ جسمی اور دسوین فرقہ انکا لفظیہ ہے جو کہتے ہین کہ کلام اللہ کلام
الٰہی نہین ہے بلکہ قرآن پڑھنے والے کا کلام ہے گیارھوان فرقہ قبریہ کہلاتا ہے
جو کہتے ہین کہ قبر مین عذاب نہین ہوتا اسلیے کہ اگر عذاب کا ہونا صحیح ہوتا تو قبر کے
باہر ہوتا تا کہ لوگ دیکھتے بارھوان فرقہ انہین کا واقفیہ ہے جو کہتے ہین
کہ قرآن کے بارہ مین ہمکو اسکے کہنے مین کہ وہ مخلوق ہے یا غیر مخلوق توقف
کرنا چاہیے گروہ پانچوان گروہ کہ جو خارجی کہلاتے ہین وہ بھی بارہ ہوگئے ہین

اور ان سب کا یہ اعتقاد ہے کہ بادشاہ ظالم پر خروج کرنا گناہ ہے اور
اسلیے حضرت علی کرم اللہ وجہ نے جو معاویہ پر خروج کیا ناجائز تھا اور جماعت
کے ساتھ نماز بھی جائز نہین ہے اور اہل قبلہ سے جو گناہ کرے وہ کافر ہوجاتا ہے
مگر فروعات مین آپسمین بھی اختلاف ہے چنانچہ پہلا فرقہ معتزلیہ کا
ہے جنکا قول یہ ہے کہ نہ تو یہ کہنا چاہیے کہ خدا نے بشر کے لیے کچھ مقدر
کیا ہے نہ یہ ہی کہنا جائز ہے کہ مقدر نہین کیا اوّل امر مین خدا پر ظلم کا اطلاق
ہوتا ہے اور دوسرے امر مین عجز کا اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز
ہے اور ایمان کو انسان کا حاصل کیا ہوا جانتے ہین ایمان مخلوق الٰہی
نہین ہے و قرآن حرف اشارہ ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ قرآن کی حکایت ہے
اور بندون سے جو افعال صادر ہوتے ہین وہ صرف بندون کے مخلوق
ہین زندون کی طرف سے مُردون کے لیے جو کچھ کیا جاوے وہ سب
اکارت ہے مردون کو زندون کی دعا فاتحہ سے کوئی نفع ممکن نہین ہے
اور نہ کوئی ولی ہے نہ قیامت مین شفیع ہوگا نہ قیامت مین حساب ہوگا
نہ کتاب نہ ترازو اعمال قائم ہوگی نہ پل صراط پر سے گذر ہوگا اور فاسقون کا
مقام دوزخ اور بہشت کے درمیان مین ہوگا اور فرشتون کو مومنین سے
افضل جاننا چاہیے اور عقل مین مسلمان اور کافر برابر ہین اور دیدار الٰہی
ناممکن ہے اور خدا اُس وقت سے پیدا کرنے والا ہوا جب سے اُسنے پیدا کیا

اور رزاق بھی اسوقت سے ہوا جب سے روزی دینے لگا نہ اسمین کوئی
وصف ہے نہ یہ ہی کہ سکتے کہ اسمین وصف نہین ہے اور اسکے بھی قایل
ہین کہ اہل بہشت مر سکینگے اور انکا سونا اور مستوالا ہونا بھی امکان سے باہر نہین
ہے قیامت کے آثار کو وہ صحیح نہین جانتے مثل خروج دجال ویاجوج ماجوج
وغیرہ اور جس زوجہ کو طلاق ہو اسنے بدون اسکے کہ وہ پھر حلالہ ہو رجوع
لانے مین کوئی حرج نہین سمجھتے و نقل کو علم پر ترجیح دیتے ہین یا دونون کو
مساوی تصور کرتے ہین اور اسکو بھی قبول نہین کرتے کہ شب معراج مین
خداتعالی کی باتین رسول خدا صلعم نے نے واسطہ سُنین اور اسکے قایل ہین کہ
قبل از معراج رسول خدا پیغمبر نہ تھے اور نہ مرنے کے بعد پیغمبر رہے اور وحی
آنے کے پیشتر نہ مومن تھے نہ کافر دوسرا فرقہ ازرقیہ ہے جو اسکا قایل ہے کہ چونکہ
وحی کا آنا بند ہو گیا اسلیے خواب مین کوئی نیک فعل یا امر نہین نظر آ سکتا تیسرا
گروہ ثعلبیہ ہے جنکا عقیدہ ہے کہ ہمارے کام خدا سے ہین نہ قضا و قدر سے
چوتھا گروہ اباضیہ مشہور ہے جو کہتے ہین کہ بس قول و عمل و نیت و سنت ہی
ایمان ہے پانچوان فرقہ حازمیہ ہے کہ ایمان کا فرض ہونا ہنوز ثابت نہین ہے
چھٹوان فرقہ خلفیہ ہے جو کہتا ہے کہ ترک غذا سے انسان کافر ہو جاتا ہے ساتوان
فرقہ میمونیہ ہے جو اسکا معتقد ہے کہ غائب پر ایمان لانا باطل ہے آٹھوان گروہ
اخنسیہ کہلاتا ہے اور وہ کہتے ہین کہ کسی عمل کی جزا نہین ہے نوان فرقہ شمراخیہ ہے

جنکا خیال ہے کہ عورتین مثل گل و بوٹے کے ہین جو چاہے سونگھے پس نکاح
کیا چیز ہے دسوان آئین یہ ہے تو ریہ ہے کہ طہارت اُنکی نہوگی جب تک بدن نچتی ہے
نہ ملایا جاوے گیارھوان تنزیہ فرقہ ہے جو زکوۃ و نیا واجب نہین جانتے بارھوان
آئین کا محکمیہ ہے جو حکمت کے بھی قایل ہین اب چھٹوان گروہ رافضیہ کا باقی
رہا اُنکے بھی بارہ ٹکڑے ہین مگر مجموعًا سب کا اتفاق ہے کہ امیر المومنین ابوبکر
و عمر رضی اللہ عنہما لایق لعن و نفرین ہین اور اصحاب رسول مختار کی عیب جینی
کرنا اور اُنسے بیزار ہونا اُنکا شعار ہے العیاذ باللہ صرف امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ کو اچھا جانتے ہین اور حضرت عائشہ پر بھی معاذ اللہ لعنت کرتے ہین اور
ورجہ ہین حضرت فاطمہ کو حضرت عائشہ پر فوق دیتے ہین اور یہ بھی اُنکا مذہب ہے
کہ نماز ہین ہاتھ نہ باندھنا چاہیے نماز تراویح اُنکے یہان بدعت ہے عورتون سے
متعہ کرنا جائز ہے اور وہ متعہ سے بلا نکاح حلال ہو جاتی ہین ہاتھ باندھکے نماز
نہین پڑھتے ۔ تین طلاق جو یکبارگی دیجائین تو زوجہ کو مطلقہ نہین جانتے اور
تاوقتیکہ ستارے روشن نہون روزہ کھولنا اور نماز مغرب پڑھنا صحیح نہین جانتے
رسول اللہ کی نسبت اُنکا گمان ہے کہ اپنی صرف ذات سے بلا اعانت تبلیغ رسالت
کرنے کے لائق نہ تھے معاذ اللہ اور اُنکے خطیب سیاہ پوشاک پہنتے ہین بلا نکاح
اپنی لونڈیون کو دوسرون پر حلال کر دینا صرف مالک کے کہدینے سے جائز ہے
غیر مسلمانون سے سود لینا جائز سمجھتے ہین مگر جو بعض عقائد مین اُنکے تخالف ہے

اسلیے وہ بھی بارہ فرقہ ہو گئے ہین پہلا فرقہ علویہ کا ہے جو علی کرم اللہ وجہہ کو
نبی کہتے ہین دوسرا فرقہ ہے کہ جو علی ولی کو نبی تو نہین کہتے مگر معتقد ہین کہ علی اور
نبی دونون ملکر رسول تھے اور اس گروہ کو اہر شیعہ کہتے ہین تیسرے شیعہ مشہور ہین
جنکا یہ اعتقاد ہے کہ جو شخص اور صحابہ رسول اللہ سے زیادہ حضرت علی کو دوست
نہ رکھے وہ کافر ہے چوتھے زیدیہ ہین جو سواے حضرت علی کے کسی اور کو قابل
امامت نماز نہین جانتے پانچوین اسحاقیہ ہین جو زمین کو کسی زمانہ مین نبی سے
خالی یقین نہین کرتے چنانچہ کسی نہ کسی کو اب بھی نبی مانتے ہین معاذ اللہ اور
حجت کرتے ہین کہ حضرت صلعم خاتم انبیا نہ تھے چھٹوین عباسیہ ہین کہ وہ بجز
اولاد عباس و عبد المطلب کے کسی کو قابل امامت نہین جانتے ساتوین امامیہ
جنکا یہ خیال ہے کہ اگر کوئی اپنے کو دوسرے سے بہتر جانے تو کافر ہے آٹھوین
متناسخیہ جو یہ سمجھے ہوے ہین کہ جب ایک جسم سے روح بیزار ہو کر نکل جاتی ہے
تو پھر دوسرا جسم لیتی ہے یعنی وہ مثل ہندون کے تناسخ کے قایل ہین
نوین لاعنیہ جو معاویہ و طلحہ و زبیر و عائشہ رضی اللہ عنہم پر لعنت کرتے
ہین دسوین آٹھین سے متربصیہ کہلاتا ہے وہ بادشاہان اسلام کی نافرمانی
اور جنگ و جدل کرنا مطلق جائز جانتے ہین گیارھوین فرقہ انکار اجعیہ ہے
جو یقین کرتے ہین کہ حضرت علی مثل حضرت عیسیٰ کے پھر دنیا مین آوینگے
اور وہ ابر مین چھپے ہوے ہین جو بادل مین آواز آتی ہے وہ انکے گھوڑے کی ہے

اور جو چمک نکلتی ہے وہ اُنکے سینہ پر غصہ سے جھلکتی ہے بارھوین فرقہ امامیہ
کہلاتا ہے جو ہندوستان مین اہل سنت و جماعت کا مذہب اور اس مذہب
والے بکثرت نظر آتے ہین یہ تفصیل بہتر فرقہ کی ہے۔

حامد حضرت آپ نے رافضیون کو سب کے آخر مین جو بیان فرمایا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ بدترین اہل اسلام مین یہ ہی فرقہ ہے براہ مہربانی فرمایئے
کہ رافضی کے معنی کیا ہین۔

واحد رافضیون کو مسلمان سمجھنا ہی غلط ہے وہ ضرور خارجیون سے بھی بدتر
ہین اسلیے کہ خارجی ایک صحابی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خاطی جانتے ہین مگر
رافضی تین اصحاب کبار اور بہت سے صحابہ رسول اللہ پر لعنت کرتے ہین
حلول و تناسخ سے بھی ناپاک یہ فرقہ ہے جہان مین اور معنی رافضی کے جو
آپ پوچھتے ہین سو جو رفض کرے یعنی صحابہ رسول اللہ کی عیب جینی کرے۔

حامد مجھے افسوس ہے کہ آپ نہایت ہی سخت اور شدید الفاظ سے غیر مذہب
والون کو یاد فرماتے ہین کیا یہودی اور نصرانیون سے بھی رافضی بدتر ہین آخر
کلمہ گو اور اہل قبلہ تو وہ بھی ہین اور اگر مین غلطی نہین کرتا تو سمجھتا ہون کہ آپ
خود رافضی کے معنی نہین جانتے اسلیے کہ لغت مین رافضی اُس لشکر کو کہتے
ہین کہ جو اپنے سردار کو چھوڑ دے۔

واحد اپ کو حرارت اسلام کی نہین ہے اور مجھے تاسف ہوتا ہے کہ

آپ اُن لوگون کے جو صحابہ کو خاطی اور ملعون کہتے ہین طرفدار ہین رافضی بھی دین اسلام کے بیہودہ ہین۔

حامد یہ آپ کی قدردانی سُنیے حضرت مین تو طالب تحقیق ہون اور مین یہود اور نصارا اور ہنود سب کو ایسا سمجھتا ہون کہ وہ اپنی نجات کے خواہان ہین اور جو خواہان نجات ہین وہ عمداً اُس راہ کو اختیار نہ کرینگے جس سے اُنکی نجات نہو مگر یہ کہ ہماری راے مین وہ غلطی کرتے ہون پس جو عمداً غلطی نہین کرتا گو کہ وہ ہمارے پیغمبر کی رسالت کا بھی قایل نہو تو ہمکو نہ چاہیے کہ اُسکو ہم بُرا کہین اسواسطے کہ وہ ہمارے پیغمبر کو پیغمبر ہی نہین سمجھتے آپ تاریخ کو نکال کے ملاحظہ کیجیے کہ مقام اجنادین مین جو خالد نے فوج ہرقل والی روم سے مجاہدہ کیا اور فتحیاب ہوکر آٹھ سَو عیسائیون کو گرفتار کرکے فرداً فرداً کہا کہ اسلام کو قبول کرکے اپنی جان بچاؤ اور مال کو محفوظ کرو مگر اُنھون نے نہ مانا اور اپنے مذہب اور ملت کو ایسا سچا جانتے تھے کہ اُسکے خلاف سے اندیشۂ عذاب آلہی تھا اور مسلمان ہونے کو اُنھون نے بے دین ہونا یقین کیا اور ملت عیسوی پر اپنی گردن کٹوانا باعث نجات جانا اور قتل ہوگئے کیا آپ اُنکی نسبت گمان کرتے ہین کہ عمداً اُنھون نے رسالت سے ہمارے پیغمبر کے انکار کیا اگر کوئی ایسا خیال کرے تو نری ہٹ دھرمی ہے کہین لکھا دیکھا ہے اس موقع پر جو مین نے رافضی کا نام سُنا تو یاد آگیا کہ دو شخص راہ راہ چلے جاتے تھے اتفاقاً دونون کے نظر پڑے کہ ایک کتا ایک قبر پہ

پیشاب کر رہا ہے تو انمین سے ایک نے کہا کہ یہ قبر رافضی کی معلوم ہوتی ہے
دوسرے نے کہا کہ مگر کتا سنی معلوم ہوتا ہے فرمائیے کہ جیسا کہا ویسا سُنا
حضرت میری تو یہ ہی دعا ہے مرا ناسزا گفتن این مباد + لب من رگ ساز نفرین مباد
شاہد مگر ابتدا تو انہین یہود اسلام کی جانب سے ہے جو جانشین رسول مختار
اور صحابہ کبار کو ناسزا کہتے ہین۔
حامد غرض تو کیا کہ آپ کے نزدیک وہ برسر غلط ہین خود غلط تو اپنے کو
نہین سمجھتے اور مانا کہ وہ بُرا کہتے ہین تو اپنے لیے اور اپنے کیے کی سزا آپ کے
اعتقاد بمن پائینگے مگر آپ اُنکو اپنے مقام پر بیٹھکر بُرا کہین اور یہود اسلام
وغیرہ جو میری زبان سے نہین نکل سکتا کہہ ڈالین تو نتیجہ ہی کیا اور اگر بررو آپ
کہینگے تو اُس سے زیادہ سُنینگے اور اگر کہین طیش مین آئے تو نوبت بدست و گریبان
پہونچیگی اُس حالت مین اگر کچھ آپ کے ساتھی اور کچھ اُنکے طرفدار جمع ہو گئے تو
مجادلہ اور مقاتلہ ہوگا سرکار دربار مین گرفتار و بازار کیا در در خوار ہوجیگا اور
عزت آبرو جان و مال سب مین نقصان آویگا اور اُسکا عوض تو غیر ممکن ہے جو وہ
خلفاء راشدین کے حق مین کہہ ڈالین آپ تو اتنا جلد برہم ہوتے ہین کہ میری تقریر
بھی پوری نہین ہوتی مین نے تو سیرت مین اپنے ہادی مطلق کے پڑھا ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ مین لعّان نہین ہون اور آپکے حضور مین بڑے بڑے بے ادبون
نے گستاخی کی اور ابو جہل اور ابو لہب نے کون دقیقہ آپ کے ساتھ معاذ اللہ

بدزبانی کا اُٹھار کھا اگر آپ چین بہ جبین بھی نہوے کیا حضرت چاہتے تو اُنپر اُسی دم عذاب نازل نہوتا اور دور کیون جاؤ جو حق تعالےٰ کے وجود کے منکر ہین اُنکو خدا چاہے تو غارت نہ کردے پس آپ تو دیندار ہین کہ آپ پیرو سنت ہین آپکو کسی کو بد یا بُرا کہنا جائز نہین دعا کیجیے کہ حق تعالیٰ اُنکو ہدایت کرے اور راہ راست پر لائے غصہ برطرف فرمایئے اور مجھکو جناب مولانا سے سننے دیجیے کہ رافضی کی اصل کیا ہے اور بارہ فرقے کیون اس نام سے مشہور ہین اور جو شیعہ ہمارے ملک مین موجود ہین اُنکے اعتقادات کیا ہین۔

مولانا یہ صاحبزادہ ہین واقعی نہ چاہیے کہ کسی کے حق مین کلمہ نالایم کہا جاے نہ کہ دشنام خدا نے خود فرمایا ہے لکم دینکم ولی دین الا وجہ رافضی کہنے کی یہ ہے جس جماعت سے بارہ فرقہ رافضیون کے نکلے ہین اس جماعت نے زید ابن علی کرم اللہ وجہ سے بیعت کرکے حجاج پر خروج کیا تھا اور بعد بیعت کے زید کو مجبور کیا کہ شیخین یعنی صدیق اکبر اور فاروق اعظم پر تبرا کرو تو زید نے کہا کہ بھلا کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین اپنے جد کے وزرا کو برا کہون اسپر وہ لشکر برہم ہوا اور زید کو مجبور چھوڑ کے چلا گیا اور حجاج نے اُنکو گرفتار کرکے شہید کیا اور اس وجہ سے وہ لشکر رافضی ٹھہرا اور بارہ حصون مین رفتہ رفتہ بٹا اور اپنے کو وہ سب دوستداران علی مرتضیٰ مین شمار کرتے اور شیعہ کہتے ہین۔

واحد حضرت آپ نے ان فرقون مین نصیری اور صوفی کو شمار نہین فرمایا۔

مولانا نصیری تو کافر ہین جبکہ اُنھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا قرار دیا مگر صوفی سوا البتہ اُنکا ایک خاص اعتقاد ہے اور وہ صاحبان معرفت اور اہل بصیرت ہین اور اُنکا مقولہ توحید ہین حق تعالیٰ کی کسقدر گزرا ہوا ہے وہ کہتے ہین کہ بجز جناب باری کے دنیا اور مافیہا مین کچھ ہے ہی نہین اور جو اُنکو نظر آتا ہے اُنکا وجود اُتنا ہی جتنا اُن اشیا کا جو خواب مین نظر آتی ہین پس وہ غیر معتبر ہین اور جب سب اشیا کی وجود کی حقیقت نہ رہی مگر ایک ذات مقدس حق تعالےٰ تو جو نظر آئے وہ ذات اقدس واعلیٰ باری تعالیٰ کے ہے اور صوفی ہر چہار خلفائ کبار پر صدق دل سے یقین اور اُنسے محبت رکھتے ہین اور تعظیم کرتے ہین مگر حضرت علی کو بعد رسول خدا اول ولی اور امام علم معرفت جانتے ہین اور بعد اُنکی اولاد کو ولی اور امام علوم باطنی کا مانتے ہین سوا اسمین ہمکو بھی اُنکے ساتھ اتفاق ہے کہ علم باطن کو ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اُنکی اولاد طاہرین ہی مین مقید جانتے ہین یہ حدیث صحیح ہے کہ جناب رسول اللہ علم کے شہر اور حضرت علی اُس شہر کے دروازہ ہین

شاہد کیا حضرت صوفی اپنے کو بھی خدا کہتے ہین اور یہ صحیح ہے۔

مولانا صاحب جب مرتبہ توحید کا اُنھون نے بڑھا دیا تو وہ داخل افراط ہے جب سوا خدا کے اور کے وجود سے وہ منکر ہوے تو پھر وہ بھی خدا کی ذات مین شامل ہو گئے البتہ صاحبان شریعت نہین مان سکتے اُنکے مراتب بلند ہین اور ہم اُنکی شان مین کچھ کہہ نہین سکتے بڑے بڑے اولیا جو صاحب کشف وکرامات ہین اُنھین مین سے

ہین مگر رافضی معاذ اللہ اُنکو کافرون مین شمار کرتے ہین اور سُنی کو ہم پلہ کوفی جانتے ہین

حامد اب آپ شیعہ کے اعتقادات فرمائین ۔

مولانا شیعہ اُنکے اعتقاد ہر فرقہ کے موافق مختلف ہین اور چنانچہ بعض اُنمین سے ایمہ اثنا عشر کو بھی نہین مانتے مگر جو شیعہ اب بکثرت یہان پائے جاتے ہین اُنکے اعتقاد یہ ہین اوّل خدا واحد ہے دوسرے خداوند تعالیٰ عادل ہے اور نیک و بدکا موں مین انصاف کرنیکا حکم دیگا وہ کسی بندے سے بدکام نہین کراتا بدکام انسان شیطان کے دھوکا دینیمہ سے کرتا ہے اور انبیا کو حق تعالیٰ نے واسطے رہبری خلق کے پیدا کیا تھا اور وہ سب برحق ہین پھر حق تعالے نے امام پیدا کیے اور وہ بارہ ہین اور منجانب خدا کے ہین اور اُنمین حضرت علی پہلے امام ہین جو بعد رسول خدا کے بلا فاصلہ امام ہوے اور پھر حضرت امام حسن و پھر حضرت امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق و امام موسیٰ کاظم و امام موسیٰ رضا و امام محمد تقی و امام حسن عسکری و پھر امام مہدی جو پیدا ہو چکے مگر غائب ہین جب خدا کی مصلحت ہوگی تب ظاہر ہونگے اور قیامت ضرور قائم ہوگی اور اُس دن نیک و بد کا حساب ہوگا اور سواے رسول خدا و ائمہ کی کسی کو مجال شفاعت کی نہو گی اور شرائط قیامت سے رجعت ہے بوقت ظاہر ہونے امام مہدی علیہ السلام کے کچھ نبی اور ائمہ علیہم السلام پھر اس دنیا مین تشریف لاوینگے اور حکومت ظاہر اور سلطنت اور غلبہ پاوینگے اور کچھ مومن کامل اور کچھ منافقین اور برے لوگ بھی اُنکی دولت مین

اس دنیا مین جلائے جاوینگے تاکہ اچھے لوگ اُنکی دولت و سلطنت دیکھ کر خوش ہون
اور برے لوگ اس حشمت کو دیکھ کر جلین۔

حامد مین آپکا بہت شکرگزار ہوا کیا آپکا یہ عقیدہ ہے کہ بدکام خدا کرتا ہے
جو آپنے شیعون کے اعتقاد کے بیان کرتے وقت ذرا زور دیکر فرمایا کہ اُنکا یہ
اعتقاد ہے کہ بدکام بندہ خود کرتا ہے۔

مولانا انسان کا کیا مقدور ہے کہ اپنے اختیار سے کچھ کرے سُنیے نہ تو بندہ
خود مختار ہے کہ جو چاہے سو کر ڈالے نہ وہ مجبور ہے کہ کچھ نہ کر سکے اُسکی عجیب
حالت ہے۔

حامد ذرا مجھے سمجھا دیجیے کہ ہرگاہ انسان دوسرے انسان مومن کے قتل پر
قدرت نہین رکھتا اور اُسنے قتل کر ڈالا اور قاتل ٹھہرا تو پھر جیسا حق تعالےٰ نے
فرمایا کہ مومن کا قاتل دوزخ مین بھجوایا جائیگا مجھے حیرت ہے کہ جب اُسکو
قتل کی قدرت نہ تھی تو کیون جہنم مین بھجوایا جائیگا۔

مولانا یہ گومگو کا مقام ہے صاحب اسمین بحث نہ چاہیے خدا جو کرتا ہے
وہ انصاف ہی ہے خود ہی گناہ کرائے اور خود ہی سزا دے تو بھی انصاف ہے
ہماری اور خدا کی مثال صحیح نہین ہے شیعہ البتہ یہی کہتے ہین کہ انسان اپنے
اختیار سے گناہ کرتا ہے مگر اُنکی رائے صحیح اور اعتقاد واجبی نہین انسان کو
حرکت جسمی کرنے تک کی تو قدرت نہین ہے پھر وہ کر ہی کیا سکتا ہے۔

حامد بجا ہے جب آپ آہین گفتگو کرنا گناہ جانتے ہین تو ناچاری ہے
مگر معلوم ہوا کہ یہ پہلا آپکے اور شیعون کے اعتقاد کا فرق ہے کہ آپ خدا کو ویسا
عادل قرار نہین دیتے جیسا شیعہ آپ کا یہ اعتقاد ہے کہ عدل کوئی شے نہین ہے
جو خدا کرے وہ عدل ہے اور شیعہ ظلم اور عدل دونون کو قبول کرتے ہین۔

مولانا کیا خوب اچھا سمجھیے بس بات اتنی ہے ہم ظلم کو محو جانتے
ہین اور شیعہ ظلم کو قائم رکھتے ہین۔

حامد پھر دوسرا اختلاف یہ پایا جاتا ہے کہ آپ نے امامت کی ضرورت
واسطے قایم رکھنے سیاست اور انتظام امور دنیا کے اعتقاد کی ہے اور
شیعہ دین اور دنیا دونون کے واسطے ویسا ہی خدا کی جانب سے ہونا اعتقاد
کرتے ہین جیسا انبیا کا۔

مولانا بے شبہہ یہ ہی بات ہے مگر کیونکر ایسا ہوسکتا ہے انبیا پر تو وحی کا
آنا ضروری تھا اور وہ تو بعد رسول خدا کے منقطع ہوگیا تھا۔

حامد مین کتاب توریت اور انجیل اور آسکے صحایف سے پاتا ہون کہ بہت سے
رسولون پر وحی نہین آئی تھی۔

مولانا یہ کتب رسمی وہ توریت اور انجیل کہان ہین۔

حامد کیا رسول خدا نے کسی کو ولیعہد مقرر نہین کیا تھا اور فرمایا نہ تھا کہ
آپ کا کون وصی ہوگا۔

مولانا نہین آپ نے صریحاً تجویز نہین فرمایا تھا مگر آپنے مرض الموت مین ابو بکر صدیق کو نماز پڑھانے کے لیے مامور فرمایا تھا اور خود ابو بکر کے پیچھے نماز پڑھی اور وہ ہی اشارہ نیابت کا ہو سکتا تھا۔

حامد مین نے تواریخ مین پڑھا ہے کہ جب رسول خدا تبوک کی لڑائی پر تشریف لیگئے تھے تو حضرت علی کو اپنا قائم مقام مدنیہ مین چھوڑ گئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔

مولانا ہان یہ امر ہے مگر رسول خدا جب تشریف لائے تو وہ قائم مقامی ختم ہو گئی تھی اور بھی وہ ساری اُمّت کے واسطے نیابت نہ تھی صرف اپنے اہل بیت کے واسطے رسول خدا نے قائم مقام فرمایا تھا۔

حامد یہان مجھے ایک خدشہ واقع ہوتا ہے اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رفع کرلون وہ یہ ہے کہ جب حضرت جنگ تبوک کے لیے تشریف لیگئے اور اہلبیت کو مدنیہ مین چھوڑ گئے تو اہل بیت مین سوائے حضرت کے ازواج کے اور کون تھا اور آپ کے ازواج مین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ بھی تھین اور محبوبہ ترحضرت کی ام المومنین عائشہ تھین اور اُنکے والد ماجد حضرت صدیق اکبر تھے اور حضرت حفصہ حضرت عمر فاروق کی صاحبزادی تھین اور باپ بیٹیون کی محرم ہوتی ہین پھر سسرون کو آپکا اپنے ازواج کے لیے وصی کرنا قرین عقل ہو سکتا ہے یا حضرت علی کا جو چچیرے بھائی یا داماد تھے حالانکہ سگا بھائی بھی

بھاوج کا محرم نہین ہو سکتا اسکی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

مولانا لاحول ولاقوۃ یہان عقل کے دخل کا کیا موقع استغفر اللہ۔

حامد قبلہ اگر آپ ناخوش ہونگے تو مین اپنی تحقیق سے اول تو محروم ہوجاؤنگا اسواسطے کہ باندیشہ آپ کی خفگی کے جو پوچھنا ہے پوچھ نہ سکونگا اور حضرات واحد شاہد کی طرح آپ سے بھی مخوف ہوجاؤنگا دوسرے خدانخواستہ آپ سے ذی اخلاق اور حلیم اور کریم کو بھی ان اشعار مین کوئی داخل کرے جو ان علما کی شان مین کسی شاعر نے لکھے ہین۔

یہ ہے عالمون کا ہمارے طریقہ	یہ ہے ہادیون کا ہمارے سلیقہ
کوئی مسئلہ پوچھنے انسے جائے	تو گردن پہ بار گران لیکے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اسمین لائے	تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے

اگر اعتراض اسکے نکلا زبان سے
تو آنا سلامت ہے دشوار وان سے

کبھی وہ گلے کی رگین ہین پھیلاتے	کبھی جھاگ پر جھاگ ہین منھ مین لاتے
کبھی خوک اور سگ ہین اسکو بناتے	کبھی مارنے کو عصا ہین اٹھاتے

ستون چشم بد دور ہین آپ دین کے
نمونہ ہین خلق رسول امین کے

مولانا میان بات یہ تھی کہ حضرت اپنی ازواج کے سوا اور بھی تو

مہاجرین اور انصار کے اہل و عیال کو مدینہ مین چھوڑ گئے تھے اور اُن سب کی حفاظت حضرت کی غیبت مین ضروری تھی اسلیے حضرت علی کو بمنزلہ ہارون کے آپنے مدینہ مین چھوڑا تھا۔

حامد تو حضرت علی کو حضرات رسول خدا اور صدیق اور فاروق اور دیگر صحابہ کے ازواج اور اطفال کی حفاظت کی صرف قابلیت تھی الا آنکے شوہرون کی نہین تھی اور وہ قابلیت بھی آپ کی مراجعت کے بعد نہین رہی یا آپ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے خیر مگر یہ بھی ارشاد ہو کہ کیا جب رسول خدا آخر حج کرنے کو گئے تو مقام خم غدیر مین کسی مجمع کو جمع کرکے کچھ فرمایا تھا۔

مولانا صحاح ستہ مین تو نہین ہے مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ مین جسکا مولا ہون اُسکے علی بھی مولا ہین اسکے یہ معنی تھے کہ جو مجھسے دوستی کا دم مارتے ہین اُنکو چاہو مرد ہون چاہو عورت علی سے محبت کرنا چاہیے اور اسکی حاجت تھی اسواسطے کہ لوگ حضرت علی سے بدگمان ہو گئے تھے۔

حامد کیا حضرت ابو بکر کا سا خیال بھی جناب رسول خدا کا نہ تھا کہ پہلے اپنی حیات مین کسی کو وصی قایم فرماتے۔

مولانا معاذ اللہ حضرت کے مقابلہ مین ابو بکر کا کیا مرتبہ مگر رسول خدا نے جمہور مسلمانون کی رائے پر چھوڑ دیا کہ وہ اپنا خلیفہ ٹھہرا لینگے۔

حامد حضرت علی کو اگر مین غلط نہین کرتا تو حضرت رسول خدا سے دو قرابتین تھین ایک آپ رسول خدا کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے دوسرے آپ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ کے شوہر تھے۔

مولانا۔ ہان ہان اسمین کیا کلام ہے۔

حامد مگر اہلبیت مین حضرت علی مرتضی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین کیا داخل ہین۔

مولانا بالضرور جب حق تعالی نے آیۂ تطہیر نازل کی کہ حق تعالی نے گناہ اور ناپاکی کو اہلبیت سے اٹھا لیا تو رسول خدا نے ان چارون بزرگون کو اپنی عبا مین لیا تھا اور خدا سے کہا کہ بار خدایا یہ میرے اہلبیت ہین مگر اصل اہلبیت جناب رسول خدا کی بیبیان تھین۔

حامد چاہو کسی طرح سے کہا جاے مگر اہلبیت مین چارون صاحب داخل ہین اور گناہ سے اور نجاست سے یہ چارون بزرگ جدا ہوے۔

مولانا اسمین کیا شک۔

حامد جناب مولویصاحب اب تو مجھے بڑی حیرانی ہو رہی کہ حضرت رسول خدا جب ایک چھوٹی لڑائی لڑنے گئے تو حضرت علی کو اپنا نائب کر گئے جب آخری حج کیا اسمین صریح یہ کہا کہ مین جسکا مولی ہون اسکے مولی علی ہین اسکے سوا حضرت علی کی شجاعت و مردانگی حمایت اسلام نامی تواریخ مین

مین نے بیحد پڑھی ہے یہ بھی مین نے دیکھا ہے کہ رسول خدا نے حضرت
علی کو پالا اور رسول خدا کی ساری حمایت اور مدد حضرت علی کے باپ نے کی
اور حضرت علی کی رسول خدا نے بیحد تعریف فرمائی اور اپنا اور اُنکا خون ایک کہا
اور درحقیقت ایک تو تھا ہی تو میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیونکر خلاف اُسکے بعد
رسول خدا کے لوگون نے گمان کیا کہ رسول خدا نے حضرت علی کو وصی نہین کیا
اور مین نے فرض کیا کہ آپ نے صریحًا نہین کہا تھا تو بھی طرز روش و معاشرت سے
ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا کیا مقصد تھا اور یہ بھی نہ سہی تو سوائے حضرت علی کے
بعد رسول خدا کے کون ایسا تھا کہ جس سے خدا نے گناہ اُٹھا لیے ہون با اینہمہ
کیونکر مسلمانون نے حضرت علی کو خلیفہ نہ کیا اور جو صریحی احکام تھے کہ جنسے
حضرت علی کا مرتبہ نیابت رسول اللہ کا عیان ہے اُنکی تو تاویل آپ فرماتے
ہین اور صرف اتنے اشارہ سے کہ جناب رسول خدا نے اپنی بیماری مین ابوبکر کو
حکم نماز پڑھانے کا دیا قابل نیابت ٹھہراتے ہین حالانکہ نماز کا امام ہونا کوئی بڑی
بات نہین یہ آخر کون بڑی فضیلت ہے۔

مولانا اتفاق اسلام۔

حامد کیا اُس اتفاق کرنے والون مین حضرت علی شامل تھے۔

مولانا نہین وہ رسول خدا کی تجہیز و تکفین مین مشغول تھے اور یہان
مسلمانون مین ضرورت تھی کہ پہلے خلیفہ ہولے تو تجہیز و تکفین ہو اسلیے کہ

خلافت ضروری امر تھا بنسبت کفن دفن رسول خدا کے۔

حامد کیا حضرت علی نے پھر خلافت ابو بکر کو مان لیا تھا۔

مولانا گلہ تو حضرت علی نے ضرور کیا جیسا کوئی بھائی بھائی سے کرتا ہے کہ واہ آپ نے تو خوب ہی امارت چھین لی مگر آخر کو آپ نے کوئی بگاڑ نہین کیا تھا

حامد تو پھر اتفاق سارے مسلمانون کا کہان سے ہوا اور کیا سارے مسلمان اسوقت مدینہ مین موجود تھے۔

مولانا اجی مراد اتفاق حاضرین جلسہ سے ہے نہ ساری اُمت سے اُمت مین بھلا بھی بہت تھے۔

حامد بھلا حضرت جب اُمت کا اجماع ہو گیا اور حضرت صدیق خلیفہ ہوے تو حضرت فاطمہ نے بھی کچھ کہا تھا وہ بھی تو صدیقہ تھین۔

مولانا ہان بلاشک آپ صدیقہ تھین اور آپ نے بھی جسطرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شکایت دوستانہ کی تھی حضرت فاطمہ نے بھی شکوہ کیا تھا۔

حامد جناب مین نے تواریخ مین پڑھا ہے کہ حضرت فاطمہ نے جب ابو بکر صدیق خلیفہ ہو چکے تو مسجد نبوی مین جاکر بڑی فصاحت اور بلاغت سے اپنے زبان مین غصب حق کے مضمون کا خطبہ پڑھا تھا اسکی کچھ اصل ہے۔

مولانا ہان ہماری کتابون مین بھی ہے کہ حضرت فاطمہ نے خطبہ پڑھا تھا مگر بھائی وہ دکھیا بی بی تھین حالت رنج مین انھون نے جو زبان پر آیا کہہ دیا

چونکہ ساری اُمت اُنکا اعزاز اور ادب کرتی تھی کون بحث کرتا حضرت صدیق بھی تو ادب کرتے تھے۔

حامد بجا ارشاد ہوا میری عقل ضرور حیران ہے جو کچھ آپ نے فرمایا اُس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے اور شیعون کے اعتقاد مین صرف یہ فرق ہے کہ آپ حضرات ابو بکر اور عمر اور عثمان کی محبت اور تعظیم اور تکریم کو واسطے خوشی رسول خدا کے داخل ایمان کیے ہوے ہین اور یہ کہ آپ خیر اور شر کو خدا سے منسوب کرتے ہین اور شیعہ ابو بکر عمر عثمان کو خلیفہ نہین جانتے اور اُنسے محبت نہین رکھتے اور حضرت علی اور اُنکی گیارہ اولاد کو خدا کی جانب سے امام مانتے ہین اور خیر کی توفیق کو خدا کی طرف سے اعتقاد کرتے ہین اور شر کو اپنی طرف سے۔

مولانا ہان اصلی فرق اتنا ہی ہے نماز روزہ حج زکواۃ خمس اُنکی یہان بھی ہے مگر جہاد مین کسر ہے وہ کہتے ہین کہ جہاد بلا موجود ہونے امام کے نہین ہو سکتا۔

حامد اتنا فرق اور بھی سہی اسکے سوا اور کچھ۔

مولانا شریعت کے مسایل مین اور بھی فرق ہے اور بڑا غضب تو یہ ہے کہ وہ خلفا راشدین کو اور جو اُنسے محبت رکھتے ہین بُرا سمجھتے ہین اور تبرا کرتے ہین۔

حامد آخر تبرا کیا شی ہے۔

مولانا نعوذ باللہ لعنت کرتے ہین۔

حامد لعنت آخر اُسکے معنی۔

مولانا لعنت کے یہ معنی ہین کہ خدا اُنسے بیزار ہو خدا کی اُنکے اوپر پھٹکار ہو۔

حامد تو یہ لو گالی گفتہ نہین ہے کو سنا ہے۔

مولانا ہان یہ بھی سہی مگر جب خدا کہہ چکا کہ مین راضی ہوا تو اب کیسے ایسے بزرگون کی شان مین یہ کہنا جائز ہو سکتا ہے کہ خدا اُنسے ناراض ہو

حامد ہرگاہ یہ ایمان ٹھہر چکا کہ خیر اور شر خدا ہی کی طرف سے ہے اور بندہ جو کرتا ہے خدا ہی کی مرضی سے کرتا ہے تو مولانا تبرا بھی ضرور ہے کہ اہل تشیع سے خدا کراتا ہے اُنکو تو اختیار بھی نہین ہے کہ وہ آپ خود کر سکین۔

مولانا ہان یہ مانا مگر ایسا خیال کیا جاے تو پھر کفر اور اسلام مین فرق ہے نہ رہ جائی تبرا اُن بزرگون پر کرنا جنسے خدا نے اپنی رضامندی ظاہر کی اور رسول خدا کے صحابہ پر کفر ہے۔

حامد بجا لیکن اسکا کیا ٹھکانا خدا کا اور ہمارا تو معاملہ یکسان نہین اور اسکا کیا ثبوت ہے کہ خدا جس سے کبھی راضی ہوا تو پھر ناراض نہو بلکہ

اسکے خلاف ہم قایل ہین کہ شیطان سے بھی تو خدا راضی تھا پھر کیون ناراض ہوگیا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ خیر و شر کو جو ہمارے ایمان مین خدا کی جانب سے ہونا شریک کیا گیا اسواسطے ہے کہ جو ہمارے پر تعظیم خلفا نے خلافت لیلی اور حضرت علی کو نہ دی تو اُنپر الزام نہ لگے اور یہ کہنے کی جگہ رہی کہ جو ہوا خدا کی جانب سے ہوا ہے چونکہ مجھے یہ آپکے فرمانے سے معلوم ہوا ہے کہ خلافت صرف امور دنیا کے انتظام اور اُمور دینی کے برپا رکھنے کے لیے ضرور تھی تو جیسے ہمارے بادشاہ اسلام دہلی کے تھے یہ ہی مرتبہ خلیفہ کا تھا اسواسطے کہ نماز روزہ اور ضروریات دینی کے قایم رکھنے کے لیے بادشاہ بھی انتظام کرتے تھے خصوصاً ہمارا بادشاہ عالمگیر اورنگ زیب ہان اسقدر خلفاء راشدین کو اور فضیلت تھی کہ وہ صحابی رسول خدا کے تھے۔

مولانا یہ تو حدیث مین ہی ہمیشہ رہیگا معاملہ آدمیون کا جاری جبتک والی ہون ان لوگون کے بارہ آدمی کہ کل اُنکے قریش سے ہونگے اور یہ بھی حدیث ہے ہمیشہ رہیگا دین اسلام جبتک قایم ہو قیامت یا ہون اوپر لوگون کے بارہ خلیفہ کہ کل اُنکے قریش سے ہون مگر شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنی کتاب تحفۂ اثنا عشریہ کے باب ہفتم مین فرمایا ہے کہ زمانہ خلافت حقہ تیس برس تھا اور وہ حضرت امام حسن کے زمانہ صلح تک تھا جب معاویہ خلیفہ ہوا تو تیس برس گذر گئے تھے لہذا معاویہ اسلام کا بادشاہ اول تھا نہ خلیفہ اور زمانہ خلافت

ابو بکر اور عثمان بقیہ زمانہ نبوت تھا و زمانۂ حضرت امیر سے ابتدائی دورہ ولایت
ہوا اور در حقیقت معاملہ راز و نیاز الٰہی مین حضرت علی اوّل امام ہوے اور
انھین کی اولاد مین یہ سلسلہ امامت کا چلا آیا چنانچہ سارے بزرگ طریقت اور
صاحبان معرفت اور حقیقت ایسا ہی مانتے ہین اور ساری اُمت مانند
پیرون اور مُرشدون کے اُن حضرات کو تسلیم کرتے ہین اور فاتحہ اور درود اور
نذر انھین کے واسطے رائج ہے ونام ابو بکر و عمر و عثمان کا ایسے معاملات
راز و نیاز الٰہی مین کوئی سُنّی زبان پر نہین لاتا۔

حامد بجا ہے اور آپ نے وہ آیت توریت کی پڑھی جسمین حضرت ابراہیم کو
بشارت دی گئی تھی کہ اسمٰعیل سے بارہ سردار پیدا ہونگے۔

مولانا ہان ہان وہ تو صریح ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے ذریعہ سے
نسل اسمٰعیل مین بارہ شاہزادہ پیدا ہونگے جو رئیس ہونگے اور کچھ شبہ نہین
کہ وہ یہ ہی بارہ امام ہین جنکو اہل تشیعہ کہتے ہین۔

حامد جناب من جبکہ خدا نے خود فرمایا تھا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل
مین بذریعۂ حضرت رسول خدا بارہ رئیس ہونگے اور وہ بارہ رئیس بارہ امام
تھے جنکو اہل تشیعہ خدا کی جانب سے مامور ہوتا بیان کرتے ہین تو اعتقاد
شیعہ کا ظاہر ہے کہ صحیح ہے کہ بارہ امام خدا ہی کی جانب سے تھے اگر منجانب
اُمت یا خلق اللہ کے ہوتے تو خدا تعالیٰ اُنکی بابت کیون حضرت ابراہیم سے

وعدہ کرتا اور جب وہ منجانب خدا امام تھے تو مانند آن انبیا کے جنپر وحی نہین آتی تھی عالم احکام خدا تھے اور کچھ شبہہ نہین اُنکو تصریح اور توضیح احکام خدا کا مرتبہ تھا تو ضرور تھا کہ مرتبہ بادشاہی اسلام کا بھی جو رسول خدا کو حاصل تھا اُنھین بارہ امام کو حاصل ہوتا اور جبکہ اُنکو وہ مرتبہ کسی ہارج کی وجہ سے نہ ملا تو وہ ہارج اور مانع مرضی الٰہی مین ہوے اور اس لیے اگر ایسے مانعین کو شیعہ کوسین تو کیونکر ناروا ہوگا۔

مولانا گمراہی کی باتین نہ کرو شیعہ بے دین ہین۔

حامد شاید ایسا ہو مگر مین آپ ہی کے فرمانے اور حضرت شاہ عبد العزیز کی تحریر کے موجب سمجھ گیا کہ اگر نبوت کی ضرورت ہے اور نبی منجانب خدا ہوے تھے تو جیسا حضرت ابراہیم سے خدا نے وعدہ کیا تھا کہ اسمٰعیل کی نسل سے بذریعۂ محمد صلعم کے بارہ شاہزادہ پیدا کرونگا اور وہ رئیس ہونگے تو دوازدہ امام ضرور منجانب خدا تھے اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ خلفاء ابو بکر عمر عثمان کو خدا کے بھیدون اور اسرار سے علاقہ نہ تھا اور ان امور کے پہلے امام حضرت علی تھے تو کوئی شک دوازدہ امام کے خدا کی جانب سے ہونے مین باقی نہین رہا سوا اسکے جناب مولانا صاحب جہانتک مین نے آپ کی تقریر پر غور کیا ہے سمجھتا ہون کہ جناب رسول خدا کے منشا اور مقصد پر لوگ خوب مطلع تھے کہ حضرت علی سے زیادہ کسی کو نہین جانتے تھے

اور حق تعالیٰ کی جانب سے اکثر مدح حضرت علی کے ہوئی اور رسول خدا جب جنگ تبوک کو جانے لگے تو حضرت نے حضرت علی سے کہا کہ تم میرے وصی ویسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے واسطے حضرت ہارون تھے اور پھر ہزارون آدمی کے مجمع مین فرمایا کہ جنکا مین مولا ہون اسکے مولا علی ہین اور لوگون نے اسکو قبول کیا اور سبکے پہلے خلیفہ عمر نے بیعت کی اور علی کو مبارکباد دی کہ آپ ہمارے اور سب مومنین اور مومنات کے سردار ہوے اور حضرت علی وہ بزرگ تھے کہ جنمین گناہ اور ناپاکی کا شایبہ نہ تھا اور حضرت رسول خدا کے اہل بیت تھے تو وہ ہی ہر طرح احق تھے کہ قایم مقام ہوتے اور جمہور اسلام کو یہ بھی اقرار ہے کہ خدا کے بھیدون اور اسرار کی بابت وہ ہی رسول خدا کے بعد امام ہین تو لیس ہو لیا نہ وہ اہل سنت جماعت سے باز آیا خدا آپ کا بھلا کرے اے جناب مستطاب پر تعظیم مولانا عبدالرحمٰن صاحب آپ نے مجھے بہت سی الجھن سے چین دی۔

مولانا ہان ہان کیا غضب کرتے ہو بیدین ہوتے ہو۔

حامد اگر بے دینی اسی کا نام ہے تو ناچاری ہے من باین جرم خوشم کہ خدا کار محشر بحید رانداز د۔

مولانا ارے آپ سب صحابہ کرینگے۔

حامد یہ مین ضرور کہونگا کہ ابوبکر اور عمر بڑے عالی فطرت اور منتظم اولی العزم بادشاہ اسلام تھے اور جیسا آپ معاویہ کو سمجھتے ہوے ہین مین ضرور اصحاب

ثلاثہ کو اتنا سمجھونگا۔

مولانا تو معاویہ پر ہم معاذ اللہ لعنت نہین کرتے۔

حامد آپ نہ کیجیے خدا تو کرتا ہے لعنت اللہ علی الظالمین ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

مولانا اہل تشیعہ کے مذہب مین اور بہت سے امور معیوب داخل ہین۔

حامد شاید ہون مگر وہ فروعات ہین جہانتک اپنے اہل سنت جماعت اور اہل تشیعہ کے ایمان کی تعریف کی اس سے مذہب شیعہ کا حق معلوم ہوتا ہے یعنی انکی مذہب مین خدا کی عدالت پر ایمان لانے مین کمی ہے اور آپ امامت کو بالکل منجانب خلق کہتے ہین اور شیعہ خدا کی عدالت کے پوری طرح قایل ہین اور امامت کو منجانب خدا جانتے ہین پس اگر خدا تعالی انے ادھوری عدالت کے اعتقاد کا مواخذہ کیا اور امامت پر ایمان نہ لانے کا سوال کیا تو اہل سنت لاجواب ہونگے خلاف اسکی عدالت کے بابت روبرو حق تعالے شیعہ تو لائق مواخذہ ہو نہین سکتے نہ بابتہ امامت اسلیے کہ خدا نے ابوبکر عمر عثمان کو امام مقرر ہی نہین کیا تھا اس لیے وہ ہی راہ ہمکو اختیار کرنا چاہیے جسمین الجھن نہو۔

مولانا مگر اصحاب رسول پر تبرا کرنا جو گناہ کبیرہ ہے اور حق تعالی کی عدو لحکمی ہے کہ وہ تو انسے راضی ہو چکا تھا۔

حامد میں نہیں دیکھتا کہ اصول ایمان شیعہ میں تبرا کرنے کی ضرورت ہے
نہ میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں نے انبیا و مرسلین کو قتل اور شہید کیا اور انواع
ایذا دین تبلیغ رسالت میں مزاحم ہوے اُنپر تبرا کرنا واجب ہے نہ کوئی کوستا
مگر ہاں فطرت انسانی میں ضرور داخل ہے کہ میں اپنے دشمن کو بُرا جانوں اور دوست
کو اچھا ایسی صورت میں سادات بنی فاطمہ جو اصحاب ثلاثہ کو اس راہ سے کوستے
ہیں کہ اُنکے آبا ءِ طاہرین کی بادشاہت پر ابو بکر عمر عثمان متمکن ہوے تھے تو
اُنکو جائز ہے اُنکا دل نہیں مانتا مگر ہمکو یہ سزاوار نہیں ہے البتہ جب ہمکو ائمہ اثنا عشر سے
محبت ہوئی تو ہمکو یہ ضرور ہوگا کہ ہم اُنکے دوستوں سے بھی محبت کریں اور اُنکے
دشمنوں سے عداوت رکھیں کہ وہ ہمارے بھی دشمن ہیں اور جہانتک میں جانتا
ہوں یہی معنی تولا اور تبرا کے ہیں۔

مولانا اسے تو یہ عداوت بھی رکھنا گناہ کبیرہ ہے ایک مومن دوسرے سے
بغض رکھے تو گناہ ہے نہ کہ عداوت رکھے۔

حامد جناب مثل مشہور ہے ہر کرا درد سے رسد ناچار گوید وائے را+ منھ سے
کہنا اور امر ہے اور عمل اور ہی ہے حضور کی اگر کوئی املاک چھین لے یا آپ کو
ذلیل کرے اور اُسوقت جناب والا عداوت اُس غالب اور آزار دینے
والے سے نہ کریں تو میں جانوں لوگ اُس غاصب کو بیشک بے ایمان کہینگے
مولانا جواب جاہلان باشد خموشی۔ مگر ہم نصیحت کرتے ہیں کہ اُنکے مصنِ کو کر

اندھے نہو اور کنوین مین نہ گرو۔

حامد جناب آنکھین توآپ بند کرتے ہین اور صرف آپ اس وجہ سے کہ کرآپ کے ذہن مین سماگیا ہے کہ رسول خدانے فرمایا تھا کہ میرے دوستون سے محبت رکھنا آپ اُلٹ پھیر مین پڑگئے ہین اسلیے کہ انھین دوستون مین سے خلیفہ اور امام بن بیٹھے توضرور ہوگیا کہ امامت کو منجانب خدا آپ نہ مانین اسکو بھی آپ بھول گئے کہ رسول خدانے فرمایا تھا کہ مین امت مین قران اور اہلبیت چھوڑے جاتا ہون جو ان دونون کی اطاعت کریگا وہ رستگار ہوگا اور صرف تاویلین کرکرکے ہمکو سناتے ہین اور اندھا کرتے ہین کہ جنھون نے صریح پیروی اور تقلید اہلبیت کی نہ کی اور امامت ضایع ہونے اور شائع نہونے دی انکو بھی حق پر جانین اور اطاعت اہلبیت سے بھی باہر نہون یہ تو ویسا ہی مسئلہ ہے کہ خدا تین ہین اور پھر ایک ہے۔

مولانا افسوس افسوس کس نیاموخت علم تیراز من۔ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد دیکھو غلطی مین نہ پڑو حضرت علی نے ترک محبت خلفاو راشدین نہین کی اور آپنے تبرا نہین کیا تھا۔

حامد ضرور حضرت علی نے انکو امیر مانا نہ امام اتنا مین بھی مانونگا اور پیرو بھی حضرت علی سے باہر نہ جاؤنگا۔



تقریظ پر تعظیم عالی جناب تقدس مآب عمدۃ الفضلاء الکاملین زبدۃ العلماء العاملین
قدوۃ الکملاء المتکلمین نخبۃ المتورعین اسوۃ المتفقہین مخزن نفائس العلوم والحکم معدن
جواہر الکلم ذی الخلق الحسن وحید الزمن عمی المعظم جناب مولوی السید علی حسن صانہ اللہ
من آفات الزمن والحوادث والفتن لازالت شموس افاداتہ وافاضاتہ ساطعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہترین حکایات واقعیہ قصص حمد جناب محمود رب العالمین واحسن قصص خوشتر از نغمات
کعیت فی القفص نعت حضرت ختم المرسلین و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہے
کہ تحقیق جعفری کو اثبات مذہب حق اثنا عشری میں کا عم و اشمل ہے باعث شفا ہے
صدور کیا اور لا اہل حقیقت اس ہے کہ بہ بیان قول و آل آوی علی مر الشہور و کر الدہور فرمایا یہ رسالہ
کہ موجب ہدایہ و دافع ضلالت ہے اور طرز اسکا سب طرزوں پر فائق اور تعلیم صبیان اطفال و نسوان
و رجال کے لائق ہے تالیف کردہ عین الاعیان و انسان العین المحلی
بکل زین الفائق روائح سعاداتہ علی المسک والعنبر والعبیر ذو الفطنۃ
السنیۃ والرای الابہر الذی لم یال جہداً فی تحقیق امر الدین بما
یقتضیہ السنۃ والکتاب مع اشتغالہ باشغال ترد علیہ من
اہل الکتاب فالعقل امر ایہم المتوسل امام امامہ بادامہ الخلق من
الحر والعبد والبالغ والعاقل والحافی والناعل والغنی والفقیر والکبیر
والصغیر من ہو وصی و غلام حیدر المفترض طاعتہ علی الانام

الولی للوصی والولی ابن ابن العم للاب والام فی اعز الرتب اعز اللقب البالغ فی
نظم الکلام نظم اللولو والدر السید غلام حیدر خان بہادر اجزل
الله له الجزاء وادام له الثروة والبقا ابن الفایز باعلی المقام فی دار المقامة
جناب الاخ المعظم السید محمد خان بہادر اخله
الله دار الکرامه

اس نخیف کے معاینہ میں آیا اور اضعف العباد نے مطابق افہام عوام تمام
افہام وافحام میں اسکو یکتا پایا سیاہی اسکے حرفون کی کحل البصر اور تہیاے
بین السطور موجب زیادتی نور نظر ہوے حق تعالیٰ توفیقات خیر کو انکے پویا نیہ
زاید اور نفع اس رسالہ کا مومنین موقنین اور شیعیان آل طہ ویسین پر عاید کرے
انه ولی التوفیق وبیده

لا زمته التحقیق اخر دعونا ان الحمد لله علی ما هدانا الطریق الجعفری
والصلوة علی النبی والوصی صاحبی الطیبة والغری والائمة الذین تولوا
بجندلا تعرضی لو ثبتنا فانه محببنا ذریه ذری کتبه بیمناه الدائرة...
الواثق السید علی حسن ابن المرحوم السید غلام
امام اولی کتابهما بیمنیهما فی الآخرة لتسع خلون من
شهر الله الاصب رجب المرجب سنه ۱۳۰۴ هجری

صورة ما افاده به العالم الربانی والحبر الشعشعانی النحریر القمقام والبحر الطمطام اوحد فقها

الکاملین اکمل الکملاء المتالہین افضل المجتہدین قدوۃ العلماء الابرار زبدۃ المتقین
الاخیار حامی الشریعۃ الغراء مروج احکام الملۃ البیضاء صاحب الجود و المنن
مولانا جناب السید ابو الحسن ادام اللہ ظلالہ علی روس المومنین بمحمد و آلہ الطاہرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ العظیم شانہ العمیم احسانہ القدیم ملکہ وسلطانہ
الساطع حجتہ وبرہانہ والصلوۃ والسلام علی سید الکل و اشرف
الانبیاء والرسل حبیبہ ورسولہ المکرم المجید شفیع المذنبین
ورحمۃ للعالمین ابی القاسم محمد صلوات اللہ علیہ ورحمتہ
وبرکاتہ وعلی آلہ وعترتہ الغطارفہ الکرام الطاہرین
المطہرین عن ارجاس الذنوب وادناس الاثام اما بعد
مخفی اور محتجب نہ ہے کہ رسالہ انیقہ رائقہ اور عجالہ رشیقہ فایقہ اور مقالہ نافعہ
مفیدہ اور افادہ جامعہ سدیدہ موسوم بہ تحقیق جعفری تصنیف عین الاعیان
رفیع المکان وحید العصر و الزمان الممتاز بین الامثال و الاقران حاوی المناقب
والمفاخر سلالۃ الاماثل والاکابر جلیل المناصب سید غلام حیدر خان صاحب بہادر
سب جج دامت معالیہ و بورکت ایامہ ولیالیہ نخیف نے باجمال مطالعہ کیا
حق یہ ہے کہ زبان اردو و بحث مذہبی مین اس طرز خوب اور اسلوب مرغوب
ایسا رسالہ آج تک نہین ہوا بلکہ فارسی اور عربی مین مثل اسکا دیکھا نہین گیا پس

ارم ذات العماد لم یخلق مثلہا فی البلاد کہیں تو بجا ہے
اور اگر بنظر عام فہم ہونے کے جنات عالیہ قطوفہا دانیہ کے ساتھ وصف کریں
تو سزا ہے فقط کتاب طرائف سید اجل حبر افضل فقیہ اکمل نقیب نقباء
آل ابیطالب عمدہ اہلبیت النبوۃ مجد آل الرسول فخر ذریۃ البتول شرف العترۃ
الطاہرہ صاحب الکرامات والمعجزات الظاہرہ الباہرہ رضی الدین جمال العارفین
ابو القاسم علی بن طاؤس العلوی الفاطمی قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ ما مختصر
طرائف کا طرز طرز سے اس رسالہ کے ملتا ہے اور یہ امر فخر و مباہات مصنف
کے لیے کفایت کرتا ہے بلکہ موجب شکر خدا ہے جسنے طرز ایسے عالم جلیل الرتبہ
کا مصنف کو الہام کیا اور ساتھ اس نعمت و موہبت کے احسان و انعام فرمایا
پس مترقب اور ماموں خدا سے جو اپنے امیدوار کو خائب اور خاسر نہیں کرتا ہے
یہ ہے کہ اپنے فضل و کرم سے ببرکت کلام مقبول جناب سید فخر آل رسول کہ جسکی مشابہت سے
اس رسالہ کو اسنے ممتاز اور سرفراز فرمایا ہے قبول فرمائے اور باقیات صالحات سے گردانے
واللہ ولی الحسنات وبنعمتہ تتم الصالحات کتبہ بیمناہ
الوازرہ احقر عباد اللہ ابو الحسن اولی کتابہ
بیمینہ فی الآخرہ فی الخامس عشر من
شہر اللہ الاکبر سنہ ۱۳۰۴ ھجریہ علی ہاجرہا
الف سلام وتحیۃ

سید ابو الحسن ۱۳۰۴

صورة ما افادہ الحبر العلام والنحریر الفہام قدوة العلماء الکرام اسوة الفقہاء العظام ہادی الانام الی سبل دار السلام المقدس الاورع والبارع السمیدع الہادی الی الطریق القویم والداعی الی الصراط المستقیم ذی الخلق العظیم اواہ حلیم شمس العلما ملاذ الکملا مولانا جناب السید محمد ابراہیم ادام اللہ ظلالہ العالی علی روس الادانی والاعالی مادامت الایام واللیالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ الحجة البالغة والآلاء الشاملة السابغة والصلوة علی محمد و آلہ الذین تجلی نورھم کالشمس الصاحیة البازغة

اما بعد یہ رسالۂ شریفہ و مقالۂ لطیفہ جو تحقیق مذہب حق اور بیان اختلاف مذاہب میں عالیشان رفعت و اقبال نشان جلالت و نبالت توامان سلیل الاکابر الاعیان انسان عین الانسان السید غلام حیدر خان صاحب بہادر نجل السید الاجل الاعظم السید محمد خان بہادر اعلی اللہ مقامہ نے تالیف فرمایا ہے اکثر مضامین اسکی نظر قاصر سے گذری احقر العباد مطالعہ اصل مطلب سے اسکے بہت مسرور و محظوظ ہوا واقعی یہ رسالہ ناشر ناموس ہدایت اور کاسر ناموس غوایت ہے

فجزی اللہ مولفہ احسن الجزاء ووفقہ لاقتفاء آثار الائمة الامناء علیہم الاف التحیة والثناء حررہ العبد المذنب

کالائیتم محمد ابراهیم بن العلامة المرحوم ممتاز
العلما السید محمد التقی اعلی الله مقامه و اجزل فی
دار الخلد اکرامه عصر یوم الجمعة الثالث من شهر رمضان سنه ۱۳۰۴ هجری

نثر بطرز دیباچہ از نتائج افگار جناب نواب محمد حامد حسین خانصاحب بہادر
متخلص بہ حامد سب جج من ارشد تلامذہٗ جناب تدبیر الدولہ منشی
سید مظفر علی خان بہادر جنگ اسیر مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر حمد اس اکرم کو زیبا ہین کہ جسنے خزاین رموز شریعت جناب پیشرو
انبیا کو اکرام فرمائے اور لآلی متلالی شکر اس منعم معظم کو سزا ہین کہ جسنے دفاین
اسرار حقیقت حضرت سرور اولیا کو انعام فرمائے اسکے بیابان جستجوئی خیال
مین دریا گہر سے آبلہ پا ہے اور کہسار آرزوے وصال مین کان یاقوت
اشک پیما ہے ناظم ایسا کہ ابیات بروج سپہر ایک نوزہ ہین اسکے صحرائی
سعی ابداع مین اور راقم ایسا کہ قطعات پرتو مہر ایک قطرہ ہین اسکے
دریاے مواج اختراع مین

نظم

ازو ساز و برگِ بہارِ سخن — وزو رونقِ لالہ زارِ سخن
زگلبانگ مرغانِ رنگین نفس — شفق ریزد از لالہ زارِ سخن

بمعنی سرایان زبان فصیح دہد — کہ صد گوش گردد نثار سخن
مقام ستایش چو آید بچنگ — فتد جوش در لالہ زار سخن

سرود درود برارندۂ زمزمۂ انا افصح کے گوش گذار ہو کہ جسنے ترانۂ سخن مغفرت گناہگاران امت کو سنایا اور مضراب انگشت مبارک سے قانون شفاعت کو بجایا بروز عید حکم خدا بجالایا وصی بلافصل اپنا علی مرتضی کو بنایا رباعی قوال شریعت کہ عرب راست پناہ شنیدہ عجم از دو بجز قول لہ + شد پارہ بانگشت نوازندگیش + در مجلس اعجاز نماے دف ماہ بعد حمد و نعت خدا و رسول و منقبت زوج بتول واضح راے ارباب فہم و ذکا اور مبرہن عقل صاحبان اتقا ہو کہ اس زمانہ مین عجب کتاب لاجواب نظر سے گذری کہ جسکی توصیف طاقت زبان سے باہر ہے اور جسکی تعریف مین عقل عقل کل ششدر ہے سہی سروہاے سطور سنگینی بار نزاکت سے سر بزمین نہادہ ہین اور گلہاے سیراب معانی شاخسار لطافت پر براے نظارہ رنگ قدرت چشم کشادہ ہین سنبل الفاظ صید نظارگیان کو دام ہے اور دلفریبی غنچہ ہاے نقط کو دیکھ کر جام ہے جوے بین السطور موج راست مزگی سے جواب چشمۂ آب حیوان ہے اور گلدستۂ ریاحین قوم شکست دہ خط گلرخان ہے ہر ورق ورق آفتاب سے زیادہ پر نور ہے اور ہر صفحہ غیرت صفحۂ پیشانی حور ہے کالبد شرع کی جان ہے اور چراغ خانۂ ایمان ہے تمامی کا ہر جگہ اتمام ہے اور خوبی کلام مالاکلام ہین کلام رسائی فہم مین کلام ہے حکایت اصلح حکایات ہے قصہ ذریعۂ نجات ہے دلیل کمال مصنف ہے برہان ذکاوت

مولف ہے کیون نہو کس اکمل دوران کی تصنیف ہے کس یکتاے جہان کی تالیف ہے
بہارستان استعداد مین نخل وجود اسکا ایسے گلہاے شاداب کمال سے پر بار ہے کہ بغیر
سایۂ التفات بے برگان دانش کا نہال ہونا دشوار ہے جبتک قاری عندلیب نے اسکے
درس طوطی نطق سے تعلیم نہ لی شان نزول آیات مصحف گل اسپر واضح نہوی اور جبتک
ذاکر فاختہ نے عندلیب بیان سے حق سرای نہ سیکھی شمع خداجوی خرگاہ سر مین روشن
نہوے اسکے نسیم پرہیزگاری کے اہتمام سے نرگس آلودہ کو پاکدامنی یاسمن حاصل ہے
اور اسکے رایحۂ صلاحیت کے استشمام سے سوسن سیہ کارنامۂ سفیدی نسترن پر مائل ہے ابیات
زدانائی بہ لوح آفرینش ✤ فلاطون را دہد تعلیم بینش ✤ دوو بر ہر طرف چون موج
بحرین ✤ زچشم اور موز حکمت العین ✤ اعنی جناب عمدۃ المحققین قدوۃ المدققین
جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول آدیب ادیب حبیب لبیب عمدۃ العلماء
الاعلام زبدۃ الحکماء العظام وحید العصر فرید الدہر یکتاے جہان جناب مولوی
سید غلام حیدر خانصاحب بہادر سب جج ظلہ ظلیل وعدہ ذلیل نے تحریر فرمایا ہے او
رنگ بہارستان فکر ارباب تماشا کو بطرز نو دکھایا ہے حق تعالے صاحبِ فرمایش کو اور
حضرت مصنف کو جزاے خیر دے اور ہمیشہ اسی طرح آفتاب فادہ طالع رہے

شعر دعائیہ

صفحۂ لوحِ آزمائی آگہی باد ✤ پرستش نامہ فرماندہی باد

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و نعت موشگافان اسرار بیان اور رہنمایان نقود فرق ادیان کو مژدہ
فرحت افزا کہ اس زمان فرحت اقتران میں رسالہ لاجواب عجالۂ انتخاب
متضمن حالات فرق مذاہب اہل اسلام و نصاری و اہل سنت و شیعہ
وغیرہ ملل مختلف موسوم بہ تحقیق جعفری جسمیں ہر ایک مذہب کی کتب
مستندہ سے بعنوان شایستہ و تحقیق بایستہ مدلل و مشرح باہمی فرق
ظاہر کیے گئے ہیں مصنفہ عمدۃ العظماء الاعیان زبدۃ کبراء الزمان عالم نبیل
ماہر جلیل۔ واقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نمائے منقول و
معقول مظہر رموز معرفت و آگاہی سید غلام حیدر خانصاحب بہادر
نقوی الجائسی ابن المرحوم سید محمد خان بہادر سب جج سلطانپور اودھ بہ
تصحیح حضرت مصنف مطبع مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ
میں ماہ اپریل ۱۸۸۸ء مطابق ماہ رجب ۱۳۰۵ھ حلیۂ طبع سے آراستہ
ہوکر ہر دل عزیز اہل جہان ہوا